رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تارکا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل ہفتہ میں تین بار قادیان

فی پرچہ ۱

ایڈیٹر غلام نبی

پیشگی قیمت سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۷۰ | مورخہ ۶ مارچ ۱۹۲۸ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

۲ مارچ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بہت ناساز تھی۔ ضعف بے حد ہو گیا تھا۔ مگر حضور جمعہ کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور پھر خدا تعالےٰ نے رمضان کی برکات پر نہایت لطیف خطبہ ارشاد فرمانے کی توفیق بھی بخشی۔ اب حضور کو آرام ہے۔

حضرت میاں شریف احمد صاحب ایک ماہ ٹیریٹوریل فورس انبالہ میں گذار کر واپس تشریف لے آئے ہیں۔

مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل جاعتہائے ضلع لائل پور کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔

سیرت رسول کریم صلعم پر لیکچر دینے والے اصحاب

لیکچراران جلسہ ہائے ۲۰ جون کے سلسلہ میں آج (۲۹ فروری) تک ۴۸۲ نام درج ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ۴۱۰ ... ۵۷ دوسرے فرقوں کے مسلمان اور ... غیر مسلم اصحاب کے نام ہیں۔ خواتین میں سے ابتک ... ۱۱ نام آئے ہیں۔ اور وہ اس تعداد (۴۸۲) میں شامل ہیں۔

۲۔ اس تعداد کی تفصیل یوں ہے۔

پنجاب کے اضلاع:۔ گورداسپور ۴۳۔ سیالکوٹ ۳۵۔ جالندھر ۴۔ گجرات ۲۵۔ سرگودھا ۱۸۔ امرتسر ۔ لاہور ۳۱ گجرانوالہ ۱۸۔ شیخوپورہ ۱۱۔ جھنگ ۱۔ لودہانہ ۲۔ ملتان ۶۔ فیروزپور ۳۱۔ انبالہ ۱۔ منٹگمری ۷۔ کانگڑہ ۵۔ ہزارہ ۱۔ جھنگ ۲ میانوالی ۱۔ ہوشیارپور ۱۹۔ حصار ۲۔ لائل پور ۱۱۔ پٹیالہ ۱۸۔ گوڑگانوہ ۱۔ اٹک ۵۔ کرنال ۱۰۔ ڈیرہ غازیخاں ۵۔ راولپنڈی ۲

صوبہ وار تفصیل متعلق باقی صوبجات ہند:۔ بنگال ۲۰۔ بہار اڑیسہ ۹۔ سرحد ۱۷۔ سندھ ۵۔ یوپی ۱۔ دہلی ۹ بمبئی ۲۔ حیدرآباد دکن ۷۔ سنٹرل پراونسز ۱۔

چونکہ بعض احباب نے اپنے پتوں میں ضلع اور صوبے کا نام نہیں لکھا۔ اس لئے ان کے نام اس تفصیل میں شامل نہیں ہو سکے راولپنڈی ڈویژن۔ ملتان ڈویژن اور دیگر اسلامی علاقوں کی انجمنوں کو اس تحریک کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے ابھی دوسرے علاقوں کی نسبت خالص اسلامی علاقوں سے بہت کم اصحاب نے اپنے نام پیش کئے ہیں۔ جو صاحب اپنے نام پیش کریں۔ انہیں دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں خط بھیجنا چاہیئے۔ دوسرے دفتروں میں اطلاعی خطوط بھیجنے سے جواب میں دیر ہو جاتی ہے۔

خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

نظارت اعلیٰ کا ضروری اعلان

سکرٹریان امور عامہ جلد توجہ فرمائیں

احباب کو معلوم ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت ۶۔۷۔۸ اپریل ۱۹۲۸ء کو ہوگی۔ اس لئے تمام جماعتہائے احمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی سالانہ رپورٹ ۲۵ مارچ ۱۹۲۸ء تک مجھے بھیجدیں۔ جس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خصوصیت سے ذکر ہو۔ کیونکہ ان کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ پر فرمایا تھا۔ کہ مجلس مشاورت کی رپورٹ میں ان باتوں کا ذکر ہو۔

(۱) اخبار سن رائز کی اشاعت کے لئے کیا کوشش کی گئی۔ اور کتنے خریدار پیدا کئے گئے۔

(۲) اخبار مصباح کی خریداری بڑھانے کے لئے عورتوں میں تحریک کی گئی۔ اور کتنے خریدار پیدا کئے گئے

(۳) قرآن شریف کا درس ہفتہ میں کتنی بار دیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے درس شروع نہیں کیا گیا۔ تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔

(۴) کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس شروع کیا گیا۔ اور ہر احمدی روزانہ ایک صفحہ پڑھتا ہے۔ یا نہیں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے جلسہ سالانہ پر ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ہر احمدی روزانہ ایک صفحہ پڑھا کرے۔

(۵) نماز باجماعت میں سستی تو نہیں تمام افراد جماعت نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔

(۶) تحریک ریزرو فنڈ کے متعلق جن دوستوں نے وعدے لکھائے تھے۔ ان کے پورا کرنے کی طرف کس حد تک توجہ کی گئی کیونکہ اب ریزرو فنڈ کے روپے کی عنقریب بڑی ضرورت ہے

(۷) آیا دوستوں نے ان سہولتوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔ جو گورنمنٹ نے اسلحہ رکھنے میں پیدا کر دی ہیں خصوصاً تلوار کے لئے۔

(۸) کیا تمام جماعت سونٹا ہاتھ میں رکھنے کی پابند ہے۔

(۹) اقتصادی تحریک کی طرف کیا کوشش کی گئی۔ کیا مسلمانوں کی دوکانیں کھلوانے کی طرف کوشش کی گئی۔ اور کتنی دوکانیں مسلمانوں کی کھلوائی گئیں۔ ایسی دوکانات کی اخلاقی اور اقتصادی مدد دی جاتی ہے۔

(۱۰) جماعت میں عام طور پر کاہلی اور سستی اور بیکاری تو نہیں اگر کسی قدر ہے۔ تو اس کے ازالہ کی طرف کیا توجہ کی گئی۔

(۱۱) منافقین کا مقابلہ۔ جماعت میں اس گروہ کا تو کوئی آدمی نہیں پایا جاتا؟۔ اگر خدانخواستہ کوئی ہے تو اس کے حالات سے مرکز کو اطلاع دی گئی۔

(۱۲) باوراد ہمدردی اور آپس میں تعلقات قائم کرنے کے متعلق کچھ کارروائی ہوئی ہے۔

ذوالفقار علی خاں ناظر اعلیٰ

مجلس مشاورت کی سالانہ رپورٹ کی تیاری کے لئے مندرجہ ذیل امور کی ہیڈنگ وار رپورٹ سکرٹریان امور عامہ کی طرف سے ۱۵ مارچ ۱۹۲۸ء تک دفتر ہذا میں پہونچ جانا ضروری ہے جن جگہوں پر ابھی تک سکرٹریان امور عامہ مقرر نہ ہوئے ہوں۔ وہاں پریذیڈنٹ و امراء صاحبان کا فرض ہے کہ جو عہدہ دار اس قسم کے کام انجام دیتے ہوں۔ ان سے رپورٹ لے کر جلد بھجوائیں۔ تاکید ہے۔

امداد مظلومین یا مصیبت زدگان۔ اس ہیڈنگ کے ماتحت جس قدر کام انجام دئے گئے ہوں۔ ان کی تعداد اور مختصر تفصیل۔ مثلاً کسی بے گناہ احمدی پر مقدمہ بنایا گیا ہو۔ اس کی امداد۔ یا کسی بیوہ یا یتیم کی امداد۔ یا کسی مریض احمدی بھائی کی تیمارداری اور علاج معالجہ کا انتظام۔ یا کسی لاوارث احمدی بھائی کی تجہیز و تکفین کا انتظام یا کسی مقروض کے قرضہ کا انتظام وغیرہ وغیرہ۔

رفع تنازعات و شکایات۔ اس شعبہ کے ماتحت جو کام ہو۔ اس کی تفصیل۔ مثلاً (۱) لین دین کے تنازعات کی تعداد اور متدعویہ رقم کی تعداد (۲) زمینوں کے تنازعات کی تعداد اور متدعویہ رقبہ کی تعداد (۳) باہمی لڑائی جھگڑوں کی تعداد جن میں باہمی صلح و صفائی کرائی گئی ہو۔ (۴) محکمہ قضاء مقامی میں بھیجے ہوئے مقدمات کی تعداد (۵) مرکز میں بھیجے ہوئے مقدمات کی تعداد (۶) جن تنازعات کے طے کرانے میں کامیابی نہ ہوئی ہو۔ ان کی تعداد معہ وجوہات۔

اجرائے فیصلہ جات۔ اس ہیڈنگ کے ماتحت مندرجہ ذیل امور کے متعلق اطلاع دیں (۱) کس قدر فیصلوں کا اجراء کیا گیا۔ ان کی تفصیل۔ تعداد فیصلہ جات قاضی مقامی۔ تعداد فیصلہ جات امیر مقامی۔ تعداد فیصلہ جات مرکز۔

(۲) کس قدر تنازعات کا نفاذ زیر تعمیل ہے۔

بہبودی جماعت احمدیہ کے لئے کوشش اس ہیڈنگ کے ماتحت جس قدر کام ہوئے۔ ان کی تفصیل۔ مثلاً جماعت یا افراد جماعت پر کوئی زیادتی کی گئی ہو۔ یا حقوق پامال کئے گئے ہوں۔ ان کے لئے جو کوشش کی گئی۔ یا جماعت یا افراد جماعت کی عام بہتری کے متعلق جو کوشش کی گئی ہو۔

انتظام رشتہ و ناطہ۔ کیا آپ نے مقامی جماعت کے رشتہ و ناطہ کے لئے رجسٹر کھولا ہوا ہے۔ اگر نہیں۔ تو کیوں؟ اگر کھولا ہوا ہے۔ تو مندرجہ ذیل امور کا جواب تحریر فرمائیں۔ (اگر رجسٹر نہ ہو۔ تو ویسے ہی اس ہیڈنگ کے ماتحت جو کام ہوا ہو تحریر فرمائیں) رجسٹر میں کس قدر رنڈوے۔ کنوارے۔ بیوگان اور لڑکیوں کا اندراج ہے۔ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ تعداد لکھیں سالتمام میں کس قدر رشتہ و ناطوں کے لئے کوشش کی گئی۔ ان میں سے کس قدر طے ہوئے۔ اور کس قدر ہیں۔ جن میں کامیابی نہیں ہوئی۔ ان کی زیادہ تر کیا وجوہات تھیں۔

انتظام بیکاران (۱) بیکاروں کے لئے کوئی رجسٹر کھولا ہوا ہے۔ یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟ (۲) سالتمام میں بیکاروں کی ملازمت کے لئے کوشش کی گئی۔ اور کس قدر بیکاروں کے ملازم کرانے میں کامیابی ہوئی۔ ان کی تفصیل معہ مشاہرہ۔ (۳) کس قدر اہل صنعت و حرفت و دیگر مزدور پیشہ بیکاروں کے کاروبار کا انتظام یا سہولتیں بہم پہونچائی گئیں (۴) ملازم کرانے میں کن کن لوگوں نے کوشش کی۔ (۵) اب کس قدر بیکار یا بے روزگار آپ کے ہاں ہیں۔ ان کی تعداد معہ نام عمر تعلیم یا پیشہ وغیرہ تحریر کریں۔

مخالفین سلسلہ کی مخالفتوں کا انسداد۔ کن کن مخالفین نے جماعت یا افراد جماعت کی مخالفت کی۔ اور ان کے اندفاع اور انسداد کے لئے مقامی طور پر کیا کچھ کارروائی کی گئی؟۔

انتظام جماعت۔ اس ہیڈنگ کے ماتحت جو کچھ کام کیا گیا ہو۔ اس کی تفصیل (۱) مثلاً افراد جماعت کے ایسے اعمال کی نگرانی کے سلسلہ میں (جس سے جماعت یا سلسلہ کی بدنامی ہو۔ یا حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف ہو) کوشش کی گئی ہو۔ اس کی تفصیل (۲) تعزیری طور پر بحکم امیر یا مرکز جو کارروائی کی گئی ہو۔ (۳) ایسا شخص جس کے متعلق کوئی تعزیری کارروائی کی گئی ہو۔ اس کے نتائج (۴) کن کن افراد کی تربیت کے متعلق محکمہ تعلیم و تربیت کو توجہ دلائی گئی۔ اور وہ کیا نقائص تھے۔ اور محکمہ تعلیم و تربیت کی عملی کارروائی کے بعد اب ان لوگوں کی کیا حالت ہے؟

امن عامہ:۔ دوران سال میں کس قسم کی تحریکات غیر از جماعت لوگوں کی طرف سے آپ کے ہاں ہوئیں۔ جو احمدی نقطہ نگاہ سے قابل قبول نہ تھیں۔ ان کے خلاف آپ نے کیا کچھ کارروائی کی۔؟

(زین العابدین قائم مقام ناظر امور عامہ)

آٹھ روپے کیسے ہیں؟

ایک صاحب محمد حسین نامی موصل سے آٹھ روپے بھیجے ہیں مہربانی فرما کر بذریعہ چٹھی اطلاع دیں۔ یہ روپیہ کس اخبار کے لئے ہیں اور آیا وہ پہلے خریدار ہیں۔ یا نئے خریدار۔ اور اپنا پورا پتہ لکھیں۔

مہتمم طبع و اشاعت قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۶ مارچ ۱۹۲۸ء

سودی لین دین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے ناظر تعلیم و تربیت)

کچھ عرصہ ہوا میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط اخبار الفضل میں شائع کرایا تھا۔ جو حضور نے سیٹھی غلام نبی صاحب کے نام لکھا تھا۔ اور جس میں سودی لین دین کے متعلق ایک اصولی فتویٰ درج تھا۔ اس پر بعض دوستوں کی طرف سے یہ تحریک ہوئی ہے۔ کہ چونکہ یہ فتوےٰ ایک اہم مسئلہ کے متعلق ہے۔ اس لئے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط کا عکس بھی شائع کر دیا جائے۔ تو بہتر ہے۔ اور ساتھ ہی سیٹھی صاحب سے وہ حالات قلم بند کرا کے شائع کئے جائیں۔ جن کے ماتحت ان کو حضرت سے اس استفسار کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ اس کے متعلق میں نے سیٹھی صاحب سے دریافت کیا ہے۔ اور انہوں نے جو تحریر جواب میں مجھے ارسال کی ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔ احباب سیٹھی صاحب کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ کیونکہ وہ مرض دمہ سے بہت بیمار رہتے ہیں۔ سیٹھی صاحب کا خط جو انہوں نے میرے خط کے جواب میں لکھا درج ذیل ہے:۔

سیدی ومولائی سلمہ اللہ الرحمٰن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یا سیدی میں راولپنڈی دکان بزازی اپنے والد اور بھائی کے ہمراہ کرتا تھا۔ وہاں پر ہمارا دستور تھا۔ کہ جس قدر روپیہ زائد ہو صراف کے پاس جمع کرتے جاتے تھے۔ اور جب ضرورت ہوتی اُس سے لے کر کام میں لاتے تھے۔ اور لین دین سودی ہوتا تھا۔ یعنی سود لیتے اور دیتے تھے۔ میں جب احمدی ہوا تو آہستہ آہستہ شریعت پر عمل شروع کیا۔ لیکن چونکہ میرے شرکا زبردست اور میں کمزور تھا۔ اور وہ اس طریق سودی کو چھوڑتے نہیں تھے۔ اور میرے حصہ کا سود خود بھی نہیں کھاتے تھے۔ بلکہ بحصہ رسدی سال بسال مجھکو لینا پڑتا تھا۔ اور میں والد صاحب کی زندگی میں کچھ کر نہیں سکتا تھا۔ اس لئے بیعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مسئلہ پوچھا یعنی لکھ کر دریافت کیا۔ تو حضور نے مجھکو جواب دیا۔ جو یہ خط ہے۔ عاجز غلام نبی سیٹھی احمدی

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط کا عکس درج کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم سیٹھی غلام نبی صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مجھ کو آپ کا عنایت نامہ ملا۔ میں انشاء اللہ [illegible] کہ آپ کی اس نیک نیتی اور خوف الٰہی سے اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی طریق مخلصی کا عطا کر دے گا اگر تب تک [illegible] استغفار کرتا رہے اور سود کی [illegible] ایک اصلاح احسن [illegible] اور وہ یہ ہے کہ جس قدر سود کا روپیہ آوے آپ اپنے کام میں اس کو خرچ نہ کریں بلکہ اس کو الگ جمع کرتے جائیں اور جب سود دینا پڑے اسی روپیہ میں سے دیویں اور اگر آپ کے خیال میں کچھ زیادہ روپیہ ہو جائے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ وہ روپیہ کسی ایسے دینی کام میں خرچ ہو جس میں کسی شخص کا ذاتی خرچ نہ ہو بلکہ صرف اس سے اشاعت دین ہو۔ میں اس سے پہلے یہ فتویٰ اپنی جماعت کے لئے بھی دے چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سود حرام فرمایا ہے وہ انسان کی ذاتیات کے لئے ہے حرام یہ طریق ہے کہ کوئی انسان سود کے روپیہ سے اپنی اور اپنے عیال کی معیشت چلاوے یا خوراک یا پوشاک یا عمارت میں خرچ کرے یا ایسا ہی کسی دوسرے کو اس نیت سے دے کہ وہ اس میں سے [illegible] لگاوے یا پہنے لیکن [illegible] کے لئے [illegible] کر وہ چیز ایسی کہ ذرہ ذاتی منفع کی [illegible] خدا تعالیٰ کی طرف رد کیا جاتا یعنی اشاعت دین پر خرچ کیا جاتا [illegible] قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کا مالک ہے جو چیز اس کی طرف آتی وہ پاک ہو جاتی ہے بجز اس کے کہ ایسے مال نہ ہوں جو کہ انسانوں کی رضا کے بغیر لئے گئے ہوں جیسے چوری یا رہزنی یا ڈاکہ کہ ایسا کوئی مال بھی خدا کے لئے دین کے کام میں نہیں خرچ ہو سکتا لیکن جو مال رضامندی سے حاصل کیا گیا ہو وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہو سکتا ہے۔ دیکھنا چاہئے کہ ہم لوگوں کو اس وقت مخالفوں کے مقابل پر جو ہمارے دین کے رد میں تالیف کرتے ہیں کس قدر روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے گویا یہ ایک جنگ ہے جو ہم ان سے کر رہے ہیں اس لئے ضرورت ہے اس جنگ کی امداد کے لئے ایسے مال اگر خرچ کئے جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں [illegible] یہ فتویٰ ہے جو بغیر [illegible] اور ہمیشہ [illegible] [illegible] اور کبھی [illegible] اور اس حد تک خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا۔ یہ تو شکر کی بات ہے کہ اپنے سلسلہ [illegible] آپ اپنے مال سے سود دیتے رہیں [illegible] اس ضرورت کے وقت یہ ایک [illegible] میرے خیال میں خدا تعالیٰ کے [illegible] بہت اچھا [illegible] سود [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] توفیق [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا خط کا مضمون حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجبی عزیزی شیخ غلام نبی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مجھ کو آپ کا عنایت نامہ ملا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ آپ کی اس نیک نیتی اور خوف الٰہی پر اللہ تعالیٰ خود کوئی طریق مخلصی کا نکالدیگا۔ اس وقت تک صبر سے استغفار کرنا چاہیئے۔ اور سود کے بارہ میں میرے نزدیک ایک انتظام احسن ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جس قدر سود کا روپیہ آوے۔ آپ اپنے کام میں اس کو خرچ نہ کریں۔ بلکہ اس کو الگ جمع کرتے جاویں۔ اور جب سود دینا پڑے۔ اسی روپیہ میں سے دیدیں۔ اور اگر آپ کے خیال میں کچھ زیادہ روپیہ ہو جائے۔ تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ کہ وہ روپیہ کسی ایسے دینی کام میں خرچ ہو جس میں کسی شخص کا ذاتی خرچ نہ ہو۔ بلکہ صرف اس سے اشاعت دین ہو۔ میں اس سے پہلے یہ فتویٰ اپنی جماعت کے لئے بھی دے چکا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو سود حرام فرمایا ہے۔ وہ انسان کی ذاتیات کے لئے ہے۔ حرام یہ طریق ہے۔ کہ کوئی انسان سود کے روپیہ سے اپنی اور اپنے عیال کی معیشت چلاوے یا خوراک یا پوشاک یا عمارت میں خرچ کرے یا ایسا ہی کسی دوسرے کو اس نیت سے دے کہ وہ اس میں سے کھاوے یا پہنے۔ لیکن اس طرح پر کسی سود کے روپیہ کا خرچ کرنا ہرگز حرام نہیں ہے۔ کہ وہ بغیر اپنے کسی ذرہ ذاتی نفع کے خدا تعالیٰ کی طرف رد کیا جاوے یعنی اشاعت دین پر خرچ کیا جاوے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کا مالک ہے۔ جو چیز اُس کی طرف آتی ہے۔ وہ پاک ہو جاتی ہے۔ بجز اس کے کہ ایسے مال نہ ہوں۔ کہ انسانوں کی مرضی کے بغیر لئے گئے ہوں جیسے چوری یا رہ زنی۔ یا ڈاکہ۔ کہ یہ مال کسی طرح سے بھی خدا کے اور دین کے کاموں میں بھی خرچ کرنے کے لائق نہیں۔ لیکن جو مال رضامندی سے حاصل کیا گیا ہو۔ وہ خدا تعالیٰ کے دین کی راہ میں خرچ ہو سکتا ہے۔ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم لوگوں کو اس وقت مخالفوں کے مقابل پر جو ہمارے دین کے رد میں شائع کرتے ہیں۔ کس قدر روپے کی ضرورت ہے۔ گویا یہ ایک جنگ ہے۔ جو ہم اُن سے کر رہے ہیں۔ اس صورت میں اس جنگ کی امداد کے لئے ایسے مال اگر خرچ کئے جاویں۔ تو کچھ مضائقہ نہیں یہ فتوےٰ ہے جو میں نے دیا ہے۔ اور بیگانہ عورتوں سے بچنے کے لئے آنکھوں کو خوابیدہ رکھنا۔ اور کھولکر نظر نہ ڈالنا کافی ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا۔ یہ تو شکر کی بات ہے۔ کہ دینی سلسلہ کی تائید میں آپ ہمیشہ اپنے مال سے مدد دیتے رہتے ہیں۔ اس ضرورت کے وقت یہ ایک ایسا کام ہے۔ کہ میرے خیال میں خدا تعالیٰ کے راضی کرنے کے لئے نہایت اقرب طریق ہے۔ سو شکر کرنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دے رکھی ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمیشہ آپ اس راہ میں سرگرم ہیں۔ ان عملوں کو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔ وہ جزا دے گا۔ ہاں ماسوا اس کے دعا اور استغفار میں بھی مشغول رہنا چاہیئے۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء

سُود کے اشاعت دین میں خرچ کرنے سے میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ کوئی انسان عمداً اپنے تئیں اس کام میں ڈالے بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کسی مجبوری سے جیسا کہ آپ کو پیش ہے۔ یا کسی اتفاق سے کوئی شخص سود کے روپیہ کا وارث ہو جائے۔ تو وہ روپیہ اس طرح پر جیسا کہ میں نے بیان (کیا ہے) خرچ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ثواب کا بھی مستحق ہوگا۔ غ۔

ہندی رنگیلا رسالہ کے پبلشر کو سزا

آریوں کی طرف سے مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے جس طرح مسلسل اور لگاتار کوشش کی جاتی۔ اور اسے انتہا تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ راجپال کے رنگیلا رسالہ کو جب گورنمنٹ پنجاب نے مسلمانوں کے لئے سخت دل آزار سمجھکر ضبط کر لیا۔ تو دوسرے صوبوں کے آریوں نے اسے اپنے صوبہ میں چھپوا کر سارے ہندوستان میں پھیلانا شروع کر دیا۔ پھر جب وہاں بھی اس کی ضبطی کا اعلان ہو گیا۔ تو اس کا ہندی ایڈیشن شائع ہوا جس کے پبلشر نے اگرچہ اپنا فرضی نام لکھا۔ لیکن پولیس نے اس کا سراغ لگا لیا۔ اور گورنمنٹ نے اس پر مقدمہ دائر کر دیا۔ جس کے متعلق تازہ خبر یہ ہے۔ کہ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی نے اس شخص کو قصوروار قرار دے کر سو روپیہ جرمانہ یا دو ہفتہ قید کی سزا کا حکم دیا۔ (تیج ۲۴ فروری)

اگرچہ سزا نہایت ناکافی ہے۔ لیکن اس سے یہ تو ظاہر ہو گیا۔ کہ پنجاب ہائی کورٹ کے ایک جج کے راجپال کو بری کر دینے کے باوجود پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے ہندی رسالہ کے پبلشر "سیتہ پریہ" کو قصوروار قرار دیا۔ اور سزا بھی دیدی۔

مسلمانوں کو تبلیغ اسلام سے غافل رکھنے والے

ہندوؤں میں باوجود شاستروں کی مخالفت کے شدھی کا خیال روز بروز ترقی پر ہے۔ ہندو پریس اپنی تمام قوت اپنی قوم کو اس طرف متوجہ کرنے میں صرف کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی زندگی اسی میں سمجھتے ہیں۔ اخبار آریہ ویر (۲۰ فروری) ہندوؤں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے:۔

"دلیش دیشانتر و دیپ دیپانتر میں اوم کے پھریرے گاڑنے پر کمربستہ ہو جاؤ۔ ہر ایک شخص کو اپنی آغوش محبت میں جگہ دینے کی طیاری کرو۔ سر دسنسار کو وید کے پوتر جھنڈے تلے لانیکا مصمم ارادہ کرو۔"

آریہ سماج کی اتنی زبردست طیاریوں اور ایسے مصمم ارادوں کے مقابلہ میں اسلام کی خیر خواہی اور ہمدردی کا سب سے بڑھکر دعویٰ کرنے والے اخبار اور مسلم لیڈر کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ تبلیغ کا لفظ بھی زبان پر لانا گناہ کبیرہ اور ہندوستانی قومیت کے فولادی قلعہ کیلئے سخت تباہ کن گولہ سمجھتے ہیں۔ وہ خام خیالی میں مبتلا ہو کر اس دن کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب ہندوستان انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو جائیگا۔ تب ان کے نزدیک تبلیغ اسلام جائز ہوگی۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی ایسا وقت آیا بھی۔ تو پھر مسلمانوں کیلئے ہندوؤں کی غلامی سے نکلنا ناممکنات سے ہو جائے گا۔

وائسرائے کی مذہبی پابندی

ہمدم (۱۶؍ فروری) بحوالہ ٹائمس آف انڈیا لکھتا ہے:۔

"وائسرائے خواہ کہیں بھی ہوں۔ اتوار کو کبھی گرجا نا نہیں کرتے۔ اودے پور سے دہلی واپس آتے ہوئے وہ چتوڑ گڑھ کے مشہور قلعہ کو دیکھنے کے لئے تو وہاں ٹھہرے۔ اور ڈاک بنگلہ کے قریب شامیانہ میں مختصر سروس (نماز) قائم ہوئی جس میں لارڈ و لیڈی اروِن اور ان کے ارکان اسٹاف نے شرکت کی"

یہی وہ مذہبی جذبہ ہے۔ جس کی وجہ سے عیسائیت زندہ ہے۔ اور بڑے سے بڑے عیسائی میں پایا جاتا ہے مگر افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کا وہ طبقہ جو اپنے آپ کو دولت یا بلند مرتبہ سمجھتا ہے۔ وہ مذہبی احکام کی تعمیل میں سب سے زیادہ سست اور لاپرواہ ہے۔ کاش آسودہ حال مسلمان خدا اور اس کے رسول کو نہ بھول جایا کریں۔ تا انہیں اپنا آپ بھی یاد رہے۔ اور ذلت و ادبار کی گھٹائیں جو ان پر چھائی ہوئی ہیں۔ وہ دور ہو جائیں۔

ہندوؤں میں تمدنی خرابیاں

چونکہ ہندوؤں کو ہندوستان میں اکثریت حاصل ہے اس لئے غیر ممالک میں عام طور پر ہندوانہ رسم و رواج اور عادات و خصائل کو ہندوستانی خصائل سمجھا جاتا ہے اسی وجہ سے وہ تمدنی برائیاں اور عیوب جو صرف ہندوؤں سے مخصوص ہیں۔ ان کو بھی ہندوستان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح ہندوستان کو ایک غیر مہذب اور وحشی ملک قرار دیا جا رہا ہے۔ ہندوستانی لیڈر جو ہندوستان کو مہذب و متمدن اور ہر لحاظ سے حکومت خود اختیاری حاصل کرنے کے قابل سمجھے ہوئے ہیں۔ اور جو ہندوستان کو دوسرے ممالک کا ہم پلہ بنانا چاہتے ہیں انہیں چاہیئے۔ کہ پہلے ہندوؤں سے ایسے رسم و رواج جو اخلاق سوز اور رسوا کن ہیں۔ دور کرائیں۔ ورنہ ان کی موجودگی میں ہندوستان مہذب ممالک کی صف میں کبھی کھڑا نہیں ہو سکتا۔

اخبار طاقت دہلی (۱۶؍ فروری) نے ایک ہندو اخبار "تون راجستھان" کے حوالہ سے لکھا ہے۔

"ریاست دیواس میں نشکلنک مہادیو کی مشہور ہندو زیارت گاہ پر شیوراتری کے ایام میں بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں زائرین شریک ہوتے ہیں۔ اس موقعہ پر شراب کی بکری تو خیر خوب ہی ہوتی ہے۔ لیکن اس کا سب سے زیادہ قابل تہم پہلو یہ ہے۔ کہ مختلف ذاتوں کی نوجوان لڑکیاں اور عورتیں ایک ایک سو اور دو دو سو روپیہ میں ایک یا دو ماہ کے لئے فروخت ہوتی ہیں"

ہندوؤں اور خصوصاً آریہ سماج کو چاہیئے۔ کہ جس قدر زور قلم و زبان وہ دوسروں کی دل آزاری اور مفروضہ نقائص کی تشہیر میں صرف کر رہی ہے۔ وہ اپنی قوم کی اندرونی حالت کی اصلاح میں صرف کرے۔

تین فروری کی ہڑتال اور "زمیندار"

۱۴؍ فروری کے "الفضل" میں "۳؍ فروری کی ناکام ہڑتال" کے عنوان سے جو مضمون لکھا گیا تھا۔ اس میں اخبار "زمیندار" کے حوالوں سے دکھایا گیا تھا۔ کہ قریباً ہر جگہ ہڑتال ناکام رہی ہے۔ اور خاص کر مسلمانوں نے اچھا طرز عمل رکھا۔

اس پر "زمیندار" نے اپنے ۱۷؍ فروری کے نکات کے کالم میں بہت کچھ غیظ و غضب کا اظہار کیا۔ اور جو کچھ اس کے جی میں آیا۔ اس نے کہا۔ مگر سمجھ نہیں آتی۔ اس قدر آپے سے باہر ہونے اور تہذیب کو جواب دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ اگر ۳؍ فروری کی ہڑتال ناکام نہیں ہوئی۔ تو واقعات سے ثابت کر دیا جاتا۔ اور ہم مان لیتے۔ مگر اس پہلو کو چھوڑ کر محض درشت کلامی کی گئی۔ اور دھمکیاں دی گئی ہیں۔ جس کا نہ ہمیں کوئی افسوس ہے۔ اور نہ خوف۔ جو کچھ برتن میں ہوتا ہے۔ وہی باہر آتا ہے۔ اور جس جماعت کا محافظ خدا تعالیٰ ہو۔ اور جس نے آج تک اس کی حفاظت کی ہے۔ وہ دھمکیوں سے کہاں مرعوب ہو سکتی ہے۔

باقی رہا یہ کہ ہڑتال کامیاب رہی یا ناکام اس کے متعلق ہم اب پہلے کی طرح "زمیندار" کی شہادت نہیں پیش کرتے۔ بلکہ اس کا اپنا عمل پیش کرتے ہیں۔ معزز معاصر "انقلاب" (۱۶؍ فروری) لکھتا ہے:۔

"مولانا ظفر علی خاں لاہور والوں کو ہڑتال کی تلقین کرتے رہے۔ مگر ہڑتال کے دن ان کا اپنا پریس ہماری عینی شہادت کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے بھی چل رہا تھا۔ اور اخبار چھاپ کر بیچا جا رہا تھا۔ کیا یہ غلط ہے؟"

"زمیندار" نے ابھی تک اس عینی شہادت کو غلط ثابت نہیں کیا۔ اس لئے اس کے صحیح اور درست ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور جب خود "زمیندار" نے ہڑتال میں حصہ نہ لیا۔ اور عملی طور پر ہڑتال کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا۔ تو ہڑتال کو ناکام قرار دینے والوں کا جا و بیجا تمسخر اڑانا کیونکر اس کے لئے جائز ہے۔

بے جا آزادی نسواں کے مہلک اثرات

اسلام نے مردوں اور عورتوں کے اختلاط کو سخت ناپسند کیا ہے اور اس کے لئے نہایت ضروری اور اہم قیود رکھی ہیں۔ اب جبکہ دنیا حقیقت پر نفس کی خواہشات کو ترجیح دے رہی ہے۔ اسلام کی ان پابندیوں کے خلاف بہت شور مچایا جا رہا ہے اور ان کی خلاف ورزی پر فخر کیا جا رہا ہے۔ لیکن اسلام چونکہ فطرت کے مطابق مذہب ہے اس لئے اس کے احکام کی خلاف ورزی کے نتائج پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔ بلکہ خود بخود ظاہر ہو جاتے ہیں۔

مردوں اور عورتوں کے آزادانہ طور پر خلط ملط اور میل جول کے جو بد نتائج رونما ہو رہے ہیں۔ ان کا ذکر انگلستان کے ایک مشہور مقالہ نگار لوڈو فنشی نے اپنے ایک مضمون میں کیا ہے جو مصر کے رسالہ الھلال میں شائع ہوا ہے۔ مقالہ نگار مذکور لکھتا ہے۔

"ان نتائج قبیحہ میں سے ایک تو یہ ہے۔ کہ مرد کا فطری میلان خاطر جس کو وہ ازل سے لے کر آتا ہے بعورت کی طرف بہت کم ہو گیا ہے اس کے کمروہ مناظر ریل گاڑیوں میں ٹریموے اور لاریوں میں اکثر دن دیکھے جاتے ہیں۔ مرد اپنی سیٹ پر بیٹھے ہوئے اخبارات و رسائل وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں۔ اور نوجوان لڑکیاں ان کے سامنے کھڑی رہتی ہیں۔ اور وہ جگہ چھن جانے کے خوف سے ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ اسی طرح عورتوں کا رجحان بھی مردوں کی طرف بہت ضعیف ہو گیا ہے کیونکہ کارخانوں میں دوش بدوش کام کرتے رہنے کی وجہ سے عورت سے قوت تاثیر اور مرد سے تاثیر انفعال کا جذبہ بہت کچھ معدوم ہو چکا ہے اور ان دونوں جنسوں میں حریفانہ اور مقادمانہ کشیدگی و کشمکش پیدا ہو گئی ہے۔ ورنہ اگر دونوں کا میلان و رجحان مفقود نہ ہوتا تو یقیناً ایک حسین و جمیل نوجوان لڑکی کا جوان و شکیل مرد کے ساتھ کام کرنا مشکل ترین و دشوار ہوتا۔ اس کے علاوہ ایک برا اثر یہ ہوا کہ عورتیں عام طور پر عیش و عشرت اور ناز و نعم کی بہت عادی ہو گئی ہیں۔ اور فضول خرچی و اسراف بھی حد سے زیادہ ان میں پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ وہ خود کسب معاش کرنے کی وجہ سے مردوں سے بالکل آزاد ہو چکی ہیں۔ اور جو کچھ کماتی ہیں۔ اسے خود جس طرح چاہتی ہیں۔ خرچ کر دیتی ہیں۔ اس کا ایک سب سے زیادہ تاریک پہلو یہ ہے۔ کہ مردوں نے بھی یہ دیکھ کر خانگی زندگی ترک کر دی ہے۔ اور وہ بھی جس عورت کو چاہتے ہیں۔ اس کے ساتھ کسی رقص خانہ میں یا ہوٹل وغیرہ میں رہتے سہتے ہیں چنانچہ ماضی قریب میں ہوٹلوں۔ رقص گاہوں اور سراؤں کی کثرت اسی کی علامت ہے پھر حمل کو روکنے والے وسائل و ذرائع کی عام اشاعت بھی ان ناجائز تعلقات کی زیادتی اور ان کے قیام و دوام کی بڑی علت واقع ہوئی ہے"۔ (انقلاب ۱۰؍ فروری)

کہاں ہیں وہ لوگ جو عورتوں مردوں کے کھلے میل جول کے حامی ہیں۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام نے عورتوں کو غیر محرم مردوں سے علیحدہ رہنے کا حکم دے کر ان پر سخت ظلم کیا ہے۔ اور کہاں ہیں وہ لوگ جو عورتوں کی اس آزادی کے حامی ہیں۔ جو یورپ وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔ وہ دیکھیں۔ کہ یورپ میں اس کے کیا نتائج نکل رہے ہیں۔ اور وہ نتائج بنی نوع انسان کے لئے کیسے مہلک۔ اور کتنے خطرناک ہیں۔

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان المبارک کے فیوض

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۴ رفروری ۱۹۲۸ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم میں سے بہت سے جو پچھلے سال رمضان کے برکات سے حصہ لینے والے تھے انہیں پھر ایک بار موقعہ دیا گیا ہے۔ کہ وُہ رمضان کے فیوض سے فائدہ حاصل کریں۔ اسلام اس بات کا قائل نہیں۔ کہ شریعت لعنت ہے۔ اگر شریعت لعنت ہو۔ تو اس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ اسلام اس امر کا قائل ہے۔ کہ شریعت

ہدائت اور رحمت

ہے۔ اور کوئی عقلمند شخص رحمت سے بچنے کی کوشش نہیں کیا کرتا۔ ہاں اگر لعنت ہو۔ تو بے شک ہر عقلمند کا فرض ہونا چاہیئے کہ اس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔

مسلمانوں میں غفلت

کے باعث جہاں عیسائیوں اور یہودیوں کی کئی غلط باتیں ان میں داخل ہو گئی ہیں سو ہاں یہ خیال بھی پیدا ہو گیا۔ کہ شریعت لعنت ہے۔ اور بڑے بڑے علماء اس کوشش میں تھے۔ کہ شریعت کے ہر حکم سے بچنے کے لئے کوئی حیلہ تلاش کریں۔ چنانچہ انہوں نے کتاب انجیل تصنیف بھی کی جس میں بتایا۔ کہ فلاں حیلہ سے فلاں حکم ٹالا جا سکتا ہے۔ اور فلاں سے فلاں۔

شریعت

خدا تعالےٰ سے ملاقات

کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اور کوئی عقلمند دنیا میں ایسا نہیں۔ جو کہے۔ کہ مجھے کوئی ایسا حیلہ بتاؤ۔ جس سے میں اپنی ماں یا اپنی بیوی۔ یا اپنی بہن سے نہ مل سکوں پھر ایسے انسان کی فطرت کس قدر گندی ہو گی۔ جو خدا تعالےٰ سے ملاقات کے راستہ سے بچنے کے لئے حیلے ڈھونڈتا پھرے۔ یعنی اس بات کی کوشش کرے۔ کہ وہ کسی طرح خدا کے قریب نہ پہنچ جائے۔ پس شریعت لعنت نہیں۔ بلکہ رحمت ہے۔ اور

مُبارک ہے وہ انسان

جسے احکام شریعت پر عمل کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ مگر جہاں شریعت کے احکام کی تعمیل ضروری ہے۔ وہاں اس کی حدبندیوں کا خیال بھی رکھنا چاہیئے۔ جس بات سے شریعت روکتی ہے۔ اس کو کرنے والا خدا تعالےٰ سے دور ہو جاتا ہے۔ مثلاً شریعت بیمار کو روزہ رکھنے سے روکتی ہے۔ اب

اگر کوئی مریض روزہ رکھے۔

تو وُہ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کی بجائے اس سے دُور ہو گا۔ اسی طرح عید کے دن روزہ رکھنے والے کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شیطان قرار دیا ہے۔

جس طرح جو شخص قادیان آنے کے لئے اس سڑک پر جو قادیان کو آتی ہے۔ نہیں چلتا۔ قادیان نہیں پہونچ سکتا اسی طرح وہ شخص بھی جو قادیان آنے والی سڑک پر تو چلے مگر کہیں کھڑا نہ ہو۔ بلکہ چلتا ہی جائے۔ وہ بھی قادیان نہیں پہونچ سکے گا۔

پس وہ شخص جو شریعت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے۔ اور وُہ جو اس کے بتائے ہوئے راستہ پر تو چلتا ہے۔ مگر اس کے بتائے ہوئے مقام پر ٹھیرتا نہیں۔ دونوں خدا تعالےٰ کو نہیں پا سکتے۔

شریعت کے احکام

کو مدنظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے میں

ایک نصیحت

رمضان کے لئے کرتا ہوں۔ آج کل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملے ہو رہے ہیں۔ ابھی دو تین دن ہوئے ہیں نے اخبارات میں پڑھا ہے۔ کہ راجپال کی کتاب پھر ہندی میں شائع کی گئی ہے۔ جب شریر اپنی بدی اور شرارت میں بڑھ رہے ہیں۔ تو مومن کے لئے ہرگز مناسب نہیں۔ کہ وہ نیکی اور وفاداری میں پیچھے رہے۔ بلکہ اس کو بھی چاہیئے۔ کہ محبت میں ترقی کرے۔

محبت اور دشمنی دو طاقتیں ہیں۔ جن میں سے محبت زبردست ہے۔ دنیا میں کوئی بُرے سے بُرا آدمی ایسا نہیں۔ جو ہر وقت دشمنی ہی میں مشغول رہے۔ مگر کروڑ دل ہائیں ایسی ہیں۔ جو ہر وقت محبت سے بھری رہتی ہیں۔ اگر دشمن دشمنی جاری رکھ سکتا ہے۔ تو محبت والے اپنی محبت کیوں جاری نہیں رکھ سکتے۔ جبکہ

محبت کا جاری رکھنا

بہ نسبت دشمنی کے زیادہ آسان ہے۔ اگر ہم کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے۔ تو یہ دشمن کی دشمنی پر غالب ہونی چاہیئے۔ چونکہ یہ خدا تعالےٰ کی برکات کے نزول کے ایام ہیں۔ اس لئے ان ایام میں خصوصیت سے اس زمانہ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

درُود

بھیجے جائیں۔ یہ ہماری دعاؤں کی قبولیت کا بھی ذریعہ ہوگا کیونکہ کسی کے عزیز سے پیار اور محبت رکھنے والا بھی اس کو عزیز ہو جاتا ہے۔ پس کثرت کے ساتھ درُود پڑھیں۔ تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیوض زیادہ سے زیادہ دُنیا پر نازل ہوں۔ اور اسلام کی ترقی ہو۔ چونکہ آج دیر ہو گئی ہے۔ اس لئے خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ گو بظاہر یہ مختصر ہے۔ مگر عمل کے لحاظ سے یہ مختصر نہیں۔ بلکہ نہایت اہم ہے۔

بیرونِ ہند خریداروں کو آخری اطلاع

خریداران الفضل جو ہندوستان سے باہر رہتے ہیں۔ ان کے نام وی۔ پی نہیں جاتے۔ عموماً ان کو یاددہانی ہوتی رہتی ہے۔ کہ بذریعہ منی آرڈر اپنے اپنے ذمہ کا چندہ بھجوا دیں۔ ان کی مسافت بعیدہ کے لحاظ سے الفضل بند نہیں کیا جاتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر دوستوں کے نام دو دو سال کا بقایا ہو گیا ہے۔ لہٰذا اب ہمارے لئے ضروری ہو گیا۔ کہ سب کو ان کے حساب سے آخری اطلاع دیکر ۱½ ماہ انتظار کے بعد روپیہ نہ بھیجنے پر اخبار الفضل کا بھیجنا روک دیا جائے۔ تاوقتیکہ پچھلا حساب صاف نہ ہو۔ اور آئندہ کے لئے پیشگی وصول نہ ہو۔ یا کوئی پختہ وعدہ نہ کیا جائے۔

پس خریداران الفضل بیرون ہند کو یہ آخری اطلاع ہو کہ ماہ اپریل میں جن اصحاب کو الفضل نہ ملا۔ وہ یہ سمجھ لیں۔ کہ بقایا کی عدم ادائگی کی وجہ سے پرچہ روکا گیا ہے۔ علیٰحدہ خطوط حساب کے بھیجے جا چکے ہیں۔

الفضل کے وی پی

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۵ رفروری سے ۱۵ رمارچ تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام مارچ کے پہلے ہفتہ میں وی۔ پی کئے جائینگے مہربانی فرماکر وصول کرلیں۔ بصورت انکاری الفضل ان کے نام کا تا وصولی قیمت امانت میں رہیگا۔ (مہتمم طبع واشاعت)

پنڈت لیکھرام کے ایک بہتان عظیم کی تردید

چھ مارچ کیلئے لکھا گیا

آریہ سماج کے مایۂ ناز "شہید" پنڈت لیکھرام صاحب کے دل میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جس قدر عداوت تھی۔ وہ کوئی مخفی امر نہیں۔ کیونکہ جن لوگوں نے ان کی "کلیات" کا سرسری مطالعہ بھی کیا ہوگا۔ وہ اس امر کی گواہی دیں گے۔ کہ واقعی انہوں نے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف جو کچھ بھی لکھا ہے۔ وہ قطعاً کسی نیک نیتی یا تحقیق حق کی خاطر نہیں۔ بلکہ دوسروں کو چڑانے اور ان کی دلآزاری کرنے کی نیت سے لکھا ہے۔ اس وقت پنڈت صاحب کے بہت سے غلط بے سند اور بے بنیاد بہتانوں میں سے بطور نمونہ مشتے از خروارے صرف ایک بہتان کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جس کے پڑھنے سے ناظرین معلوم کر سکیں گے کہ جس شخص کو ہمارے سماجی بھائی۔ بے تعصب۔ نیک نیت اور اعلیٰ پایہ کا محقق بتلایا کرتے ہیں۔ اس کا دل اسلام اور اہل اسلام کے خلاف کس قدر بغض سے لبریز تھا۔ اور اس کی محققانہ تحقیق "کیسی بے معنی اور بے بنیاد ہے۔

آریہ سماج کے "سید الشہداء" بغیر کسی دلیل و برہان کے محض ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت وحقارت پیدا کرنے کے لئے اپنی کلیات میں لکھتے ہیں۔

لیکھرام صاحب کا بہتان

"ہندو نام تو مسلمان بادشاہوں کے عہد سے بطور حقارت کے رکھا گیا ہے"

(کلیات آریہ مسافر ص۲۶۱)

پنڈت لیکھرام صاحب نے یہ جو کچھ بھی لکھا ہے۔ وہ یقیناً کسی حقیقت پر مبنی نہیں۔ بلکہ سراسر افترا ہے۔ کیونکہ یہ امر کسی بھی معتبر تواریخ سے آج تک ثابت کر کے نہیں دکھایا جا سکا۔ کہ حاملان وید کا نام ازراہ تحقیر مسلمانوں نے ہندو تجویز کیا تھا۔

عذر نامعقول

ممکن ہے اس جگہ کوئی سماجی یہ کہے۔ کہ ہمارے "شہید اکبر" نے یہ جو کچھ لکھا ہے وہ دلائل و براہین پر مبنی ہے۔ جیسا کہ ان کی کلیات کے ص۱۶۹ کے پڑھنے سے ظاہر ہے۔ مگر ایسے بھولے اور حقیقت سے ناواقف سماجی کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کلیات کے اس صفحہ پر پنڈت لیکھرام صاحب نے دلائل کے طور پر جو الفاظ لکھے ہیں۔ وہ ہمارے مطالبہ کا قطعاً جواب نہیں۔ کیونکہ ان سے یہ امر کسی طرح بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ

"ہندو نام تو مسلمان بادشاہوں کے عہد سے بطور حقارت کے رکھا گیا ہے"

ہمارے کہنے کا اعتبار نہ ہو۔ تو کلیات کی اصل عبارت پڑھ لی جائے جو درج ذیل ہے۔

نام نہاد دلائل

نمبر ۱۔ ہماری قوم کا ہندو نام کسی سنسکرت پستک میں درج نہیں۔ ویدوں سے شاستروں بلکہ پورانوں سے لے کر ست نارائن کی کتھا (جو بہت تھوڑے عرصہ کی تصنیف ہے) تک بھی کہیں اس نام کا نشان نہیں ملتا۔ اس واسطے ہمارا نام ہندو نہیں۔

نمبر ۲: کبھی کسی یادداشت۔ روزمرہ۔ بہتی پتر۔ روزنامچہ بہی جنم پتری۔ ٹیوا۔ وغیرہ میں بھی ہندو یا ہندی یا ہندوستانی وغیرہ نام نہیں لکھے گئے۔ جس سے بخوبی ثابت ہے کہ ہم ہندو نہیں ہیں۔

نمبر ۳: ہمارے ہاں کی بھاشا کتابوں میں بھی جو زمانہ اسلام سے پہلے کی تصنیف ہیں۔ بلکہ زمانۂ اسلام کی مصنفہ پستکوں میں بھی یہ الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔ حتیٰ کہ کسی مذہبی یا قومی رسوم کے ادا کرتے وقت تا ہنوز بھی ہندو وغیرہ مستعمل نہیں ہیں۔ پس کسی طرح قابل قبول نہیں۔ کہ ہندو ہمارا نام ہو۔ (کلیات ص۱۶۹ کالم ۲)

جن نام نہاد دلائل کی بنا پر مسلمانوں پر بہتان باندھا گیا ہے۔ وہ ہم نے بلا کم و کاست نقل کر دیں۔ اب آریہ سماجی خود ہی بتلائیں۔ ان میں ہمارے مطالبہ کا کیا جواب دیا گیا ہے۔ کیا یہ لکھ دینا کہ وید شاستر اور بھاشا کی کتابوں میں ہندو لفظ کا کہیں بھی استعمال نہیں ہوا اس امر کی دلیل ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان بادشاہوں نے ازراہ حقارت یہ نام ہندوؤں کا تجویز کیا؟

اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یہ نام خود ہندوؤں نے اپنے لئے تجویز نہیں کیا۔ (حالانکہ واقعات اس کے خلاف ہیں) تو کیا یہ ممکن نہیں کہ ہندوؤں کے لئے یہ نام تجویز کرنے والے کوئی اور ہی ہوں۔ اور انہی کے تجویز کردہ نام کو ہندوؤں نے بعد میں اپنا لیا؟

اگر کوئی حقیقت حال سے بے خبر اور تواریخ عالم سے ناواقف اس ممکن کو ناممکن کہنے پر اصرار کرے۔ تو اس کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل قطعی سندوں اور ناقابل تردید تواریخی ثبوتوں کا ٹھنڈے دل سے مطالعہ کرے۔

چینی سیاحوں کے سفرناموں سے ثبوت

چین کا مشہور سیاح اِت سنگ جو چھٹی صدی میں ہندوستان آیا۔ (بھارت ورش کا اتہاس ص۱۵۵)

بقول بھائی پرمانند ایم۔اے اپنے سفرنامہ میں لکھتا ہے:-

"آریہ کے معنی شریشٹھ (شریف) کے ہیں۔ اور دیش کے معنی جگہ کے یعنی شریشٹھ زمین جو لفظ کہ مغرب کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اسے ایسا اس لئے لکھتے ہیں۔ کہ شریشٹھ کیرکٹر کے آدمی لگاتار اس زمین (ہند) میں پیدا ہوتے ہیں۔ لوگ اس (ہندوستان) کو یہ لفظ کہکر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اس کو مدھیہ دیش بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی مرکزی زمین کیونکہ یہ کئی ہزار دس ملکوں کا مرکز ہے۔ سب لوگ اس نام سے بخوبی واقف ہیں۔ صرف شمالی قبیلے ہیو یعنی مغل اور ترک اس شریشٹھ زمین کو ہندو کہتے ہیں الخ" (تاریخ پنجاب ص۲۰۶)

یہ حوالہ کیا بتاتا ہے یہی کہ اس ملک میں مسلمانوں کے آنے سے بہت پہلے ہی شمالی قبیلے (مغل اور ترک) اس خطۂ زمین کو ہندوستان کے نام سے پکارتے تھے۔

اسی طرح بدھ مذہب کا فدائی مشہور چینی سیاح ہیون سانگ جو اِت سنگ سے تیس سال پیشتر ہندوستان میں آیا۔ از روئے تحریر بھائی پرمانند ایم۔اے اپنے سفرنامہ میں ایک موقع پر

"بڑے فخر کے ساتھ یہ لکھا ہے۔ کہ اس دیش کے لوگوں کو ہندو کیوں کہتے ہیں؟ وہ لکھتا ہے کہ ہندو لفظ چینی زبان میں انتو ہے۔ اور اس کے معنی چاند کے ہیں۔ جیسے رات اندھیری ہو۔ لاکھوں ستارے آسمان پر چمکتے ہوں۔ لیکن کسی کو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اچانک چاند نمودار ہو جاتا ہے۔ سب کچھ دکھائی دینے لگتا ہے۔ اسی طرح اس زمین پر بالکل اندھیرا تھا۔ ستارے چمکتے تھے۔ لیکن کسی کو کچھ راستہ نہ معلوم دیتا تھا۔ یہ دیش چاند کی مانند ظاہر ہوا۔ اور اس کی روشنی نے سب زمین کو روشن کر دیا اس وجہ سے اس دیش کا نام ہندو کہا جاتا ہے"

(تاریخ پنجاب ص۲۰۵)

یونانی لٹریچر میں ہندوستان کا ذکر

اس کے بعد اب یونانی سیاحوں کے بیانات ملاحظہ ہوں۔ جو اور بھی قدیم زمانہ کی شہادت دے رہے ہیں۔ سب سے پہلے ہم سیلوکس کے مشہور یونانی سفیر میگستھنیز کے سفرنامے سے یہ اقتباس نقل کرتے ہیں۔ یہ وہ شخص ہے جو بقول لالہ لاجپت رائے "۳۰۲ قبل مسیح" (تاریخ ہند ص۱۹۸) یہاں آیا۔ یہ شخص اپنی تحریر کے آغاز ہی میں لکھتا ہے۔

"ہندوستان کی شکل چوکون ہے۔ اس کے مشرقی اور غربی اطراف میں بھاری سمندر ہیں"

(میگستھنیز کا سفرنامہ ص۱۳)

اس یونانی سفیر نے اپنے سفرنامہ میں بار بار اس ملک کو انڈیا یعنی ہندوستان کے نام سے ہی لکھا ہے۔ اب ایک دوسرے یونانی سیاح مسمی پلاٹنی کے سفرنامہ سے ایک حوالہ نقل کرتے ہیں۔

اپنے سفرنامہ میں ایک جگہ ہندوستانیوں کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

ا۔ "زیادہ مہذب ہندوستانیوں میں زندگی مختلف کاموں میں گذرتی ہے۔ الخ" (پلاٹنی کا سفرنامہ ص۵۹)

اب ایک تیسرے یونانی سیاح مسمی امیرین کے سفرنامہ سے حوالہ پیش کرتے ہیں۔

"میں سندھ سے مشرق کی طرف واقعہ ممالک کو ہندوستان تصور کرتا اور ان میں رہنے والوں کو "ہندی" سمجھتا ہوں"

مشہور یونانی مورخ ہیروڈوٹس نے بھی اپنی تحریرات میں ایک جگہ اپنی عینی شہادت کی بنا پر لکھا ہے۔

"ہندوستان سونے سے بھرپور اور مالا مال ہے"

(بھارت درشن ص۱۶)

ذیل میں رومیوں کے لٹریچر سے بھی اس امر کا ثبوت فراہم کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ کہ آغاز اسلام سے کہیں پہلے بیرون ہند کی اکثر قومیں اس ملک کو ہندوستان ہی کے نام سے یاد کرتی تھیں۔

رومی لٹریچر میں ہندوستان کا نام

پلینی جو ۷۷ء میں ہوا۔ لکھتا ہے۔ کہ

"روم کے باشندے فضول خرچ اور عیش پسند ہوتے جاتے ہیں۔ وہ عطر وغیرہ خوشبودار چیزوں۔ نفیس کپڑوں اور زیورات پر اتنا بے شمار خرچ کرتے ہیں۔ کہ کچھ پوچھئے نہیں۔ کوئی سال ایسا نہیں گذرتا جس میں ہندوستان روم سے کروڑوں روپیہ نہیں کھینچ لے جاتا" (بھارت درشن ص۲۲)

اسرائیلی لٹریچر میں ہندوستان کا ذکر

اس کے بعد اسرائیلی لٹریچر سے ایک حوالہ نقل کیا جاتا ہے:۔

"مشہور یہودی مورخ جوزیفس جو حضرت مسیح کے زمانہ کے قریب ہی گذرا ہے۔ اپنی تاریخ کی آٹھویں جلد کے چھٹے باب میں اس ملک کا نام ہندوستان ہی لکھا ہے۔

ملاحظہ ہو مندرجہ ذیل اقتباس:۔

"جبرام شاہ صور نے چند آدمی کہ جو سمندر کے حال سے خوب واقف تھے۔ سلیمان کے پاس بھیجے۔ تاکہ وے یہاں جہازرانی کریں۔ اور بادشاہ نے ان کو سرزمین اوفیر میں بھیجا کہ جس کا نام اب اوریا جیسر سون نسس ہے اور یہ سرزمین ہندوستان سے متعلق ہے۔ اور یہاں کا سونا بہت عمدہ ہوتا ہے۔ الخ" (ص۱۲۱-۱۲۲)

بائبل کی کتاب آستر سے دو حوالے

اب جوزیفس مورخ سے بھی بہت قدیم زمانہ کی ایک یہودی تصنیف (کتاب آستر) سے دو ایسے مقام نقل کرتے ہیں۔ جن میں ہمارے ملک کا نام صاف طور پر ہندوستان ہی لکھا ہے۔

(۱) "اخسویرس کے دنوں میں یوں ہوا۔ یہ وہ اخسویرس ہے۔ جو ہندوستان سے کوش تک سلطنت کرتا تھا"

(کتاب آستر باب۱ درس۱)

(۲) "سو اس وقت تیسرے مہینے یعنی سیوال مہینے کی تئیسویں تاریخ بادشاہ کے منشی طلب کئے گئے۔ اور مرد کے سارے کہے کے موافق یہودیوں اور نوابوں اور حاکموں اور صوبوں کے سرداروں کے لئے جو سب کے سب ہندوستان سے لے کر کوش تک ایک سو ستائیس صوبے تھے۔ ہر ایک صوبے کو وہاں ان کے خط اور ہر ایک قوم کو ان کی لغت میں اور یہودیوں کو ان کے خط اور ان کی لغت میں سب باتیں لکھی گئیں" (کتاب آستر باب۸ آیت ۱۰)

پنڈت لیکھرام کی اقبالی شہادت

تاریخ جوسیفس اور آستر کے محولہ بالا حوالہ جات کو پڑھ کر خود پنڈت لیکھرام صاحب کو بھی ایک دوسری جگہ یہ مجبوراً ماننا پڑا کہ کتاب آستر

"سکندر کے قریبی زمانہ کی بنی ہوئی ہے۔ دیکھو آستر کی کتاب عبرانی بائبل ص۱۱۸۷ مطبوعہ ۱۸۵۸ء لندن (مسیح سے ۲۱۵ برس پہلے) اور دوسری (تاریخ جوزیفی) مسیح کے بعد کی ہے۔ اور جہاں تک تحقیق ہو چکی ہے۔ غالباً یہی زمانہ ہے۔ (یعنی آج سے اڑھائی ہزار برس قبل۔ ناقل) جب یہ بُرا نام ہمارے اور ملک کے واسطے غیر ملک والوں نے استعمال کرنا شروع کیا" (کلیات ص۱۱۷)

جب خود "سید الشہدا" کو تسلیم ہے۔ تو یہ کہنا کس طرح صحیح اور درست ہو سکتا ہے۔ کہ

"ہندو نام تو مسلمان بادشاہوں کے عہد سے بطور حقارت کے رکھا گیا ہے"؟

پارسی لٹریچر میں ہندوستان کا ذکر

ناظرین ملاحظہ فرمائیں وہ شخص جو بغیر تحقیق کئے محض تعصب کی بنا پر ایک جگہ یہ لکھتا ہے۔ کہ

"ہندو نام تو مسلمان بادشاہوں کے عہد سے بطور حقارت کے رکھا گیا ہے"

کس طرح وہی ایک دوسری جگہ پارسیوں کی مشہور کتاب ژند اوستھا کی مندرجہ ذیل عبارت لکھ کر اپنے تمام کئے کرائے پر پانی پھیر دیتا ہے۔

ا۔ "اوستھا ژند کے آخری دساتیری میں تحریر ہے کہ

"بیاس نام برہمن ہندوستان سے آیا۔ اور زردشت سے مباحثہ کر کے چند باتوں کو دریافت فرمایا"

۲۔ "بلکہ یزدان پارسیاں نے زردشت کو بیاس جی کے جواب کامل نہ جان کر بیاس کی بابت ارشاد فرمایا۔ کہ برہمنے بیاس نام از ہند آید بس داہ کہ بر زمین ہند کم کس چنا نست در دل دارد الخ"

(کلیات آریہ مسافر ص۳۲۷ کالم ۲)

ہمارے لئے پنڈت لیکھرام صاحب کے افترا کی تردید کے لئے یہی کافی تھا۔ کہ بہت سی قدیم اقوام کے لٹریچر سے اس امر کا ثبوت بہم پہنچا دیں۔ کہ ہندو نام کا استعمال ان کے ہاں اسلام سے کہیں پہلے ہو رہا تھا۔ مگر پھر بھی ہم یہ بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ نہ صرف غیروں میں یہ لفظ استعمال ہوتا تھا بلکہ خود اعلیٰ پایہ کے ہندوؤں نے بھی اپنے لئے اسے پسند کیا۔ اور وہ بھی فخریہ۔

باپا راول بانی ریاست اودے پور

تاریخ میواڑ کے مصنف ٹھاکر بھومنت سنگھ رگھوونشی و ٹھاکر پورن سنگھ ورما لکھتے ہیں۔ کہ

"راول کا خطاب اختیار کر کے باپا چتوڑ کی راج گدی پر ۷۲۸ء عیسوی میں متمکن ہوئے۔ تب ان کی عمر صرف ۱۴ یا ۱۵ برس کی تھی۔ گدی پر بیٹھ کر باپا نے ہندو آسورج راج گورو واچکستوی کا خطاب اختیار کیا۔ اور آج تک اودے پور کے مہارانا ہندو پتی اور ہندو سورج یعنی یادو آریہ کل کمل دواکر کہلاتے ہیں"

(میواڑ کا اتہاس ص۸)

اگر ہندو نام واقعی بطور عداوت مسلمانوں نے ہی رکھا تھا۔ تو اس کا کیا مطلب کہ ان سے بہت پہلے ہو گذرنے والے باپا راول نے اظہار شان کے لئے اس نام کو اپنے لئے پسند کیا؟

پنڈت لیکھرام کے دوسرے دعوے کی تغلیط

اب ہم آریوں کے مایہ ناز محقق کے اس دعوے کا جواب دیتے ہیں۔ کہ

"سنسکرت لغات میں ہندو لفظ کا نام و نشان نہ دارد ہے۔ اور نہ اس کے کچھ معنی بن سکتے ہیں"

(کلیات ص۳۲۹)

(۱) میدنی کوش میں لکھا ہے:۔

हिन्दु: हिन्दू हिन्दव:

مطلب یہ کہ لفظ ہندو مذکر ہے۔ اور شمبھُو کی طرح اس کو ثابت کیا جاتا ہے۔

हीनं दूषयतीति हिन्दुः पृषोदरा
दित्वात्साधुः । जाति विशेषः

ترجمہ:۔ جو ایذا رسانی کو بُرا سمجھتا ہے۔ اس کو ہندو کہتے ہیں یہ لفظ پری شودرادی گن (گرامیٹیکل اصطلاح) میں ثابت ہوتا ہے اور قوم کا مظہر ہے۔ (شبد کلپدرم)

हिन्दुर्हिन्दूश्च प्रसिद्धौ दुष्टा-
नाञ्च विघर्षणे रूपशालिनि
दैत्यारौ राज्ञि योगि जनेऽपि च

ترجمہ:۔ ہندو - ہندو یہ دو لفظ ہیں۔ بدکاروں کو سزا دینے میں۔ اور خوب صورتوں اور دیوتاؤں میں اور راجاؤں میں اور یوگیوں میں رہتے ہیں۔ (یعنی ان کا استعمال ان لوگوں پر ہوتا ہے)

(ادبھت کوش)

(۴) رام کوش میں ہندو کے معنے یہ لکھے ہیں:۔

हिन्दुर्दुष्टनहः प्रोक्तोऽनार्य-
नीति विदूषकः । सद्धर्म पालको
विद्वान् श्रौतधर्म परायणः

معنے۔ جو شخص بُرے لوگوں کو سزا دے۔ غیر آریوں کے چلن کو بُرا سمجھے۔ اعلےٰ دھرم پر چلے۔ شرتی سمرتی کے دھرم کو ماننے والا ہو۔ عالم ہندو کہلاتا ہے۔۔

(حوالجات کے لئے ملاحظہ ہو براہمن سروسو جلد ۱۳ - نمبر ۴)

فضل حسین مہاجر قادیان

ایک لامذہب کے تین سوالات

۲۸ر فروری کو "ایک لامذہب" صاحب کا خط جس پر انہوں نے اپنا نام و پتہ عمداً نہیں لکھا۔ دفتر دعوت و تبلیغ میں موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے ۳ر کے ٹکٹ روانہ کر کے درخواست کی ہے۔ کہ ان کے تین سوالوں کا جواب بذریعہ الفضل دیا جائے۔ چونکہ صاحب موصوف کے سوالات جائز ہیں۔ اور ان کے جوابات دیے جا سکتے ہیں۔ اس لئے اُن کو اپنا نام پوشیدہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ پس وہ اپنا نام و پتہ تحریر کریں۔ تاکہ جواب دیا جا سکے۔ ورنہ تعمیل سے معذور خیال فرماویں +

فتح محمد سیال ناظر دعوت و تبلیغ

احمدیہ گرلز اسکول سیالکوٹ کا شاندار افتتاح

(الفضل کے رپورٹر کے قلم سے)

شہر سیالکوٹ کی پرجوش باہمت جماعت نے زنانہ مدرسہ کی جدید عمارت احمدیہ مسجد کبوتراں والی کے جانب شمال تیار کی ہے۔ اور یہ عمارت شہر میں مسلمانوں کی اپنی پہلی درسگاہ ہے۔ اس کے افتتاح کے لئے ناظر تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ قادیان نے مولوی حاجی عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ سلسلہ احمدیہ کو سیالکوٹ بھیجا۔ اور مولوی صاحب نے اس عمارت کا افتتاح ۱۹ فروری کی سہ پہر کو معززین شہر کے ایک قائم مقام مجمع میں مجوزہ پروگرام کے مطابق کیا۔ نظم و تلاوت کے بعد گرلز اسکول کی چھوٹی بچیوں نے سکرٹری صاحب لجنہ اماء اللہ کی نظم پڑھی اور اس میں تعلیم قرآن۔ تقوےٰ۔ طہارت اور خدمت اسلام کے حصول کی امنگوں کا پاک اظہار تھا۔

سکرٹری صاحب تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ سیالکوٹ بابو روشن دین صاحب کی رپورٹ میں بتایا گیا۔ کہ مدرسہ کی غرض مسلمان لڑکیوں کو مسیحی مذہب کے اس اثر سے جو مسیحی مدارس سیالکوٹ کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ بچانا ہے۔ اور مدرسہ ابتداءً عارضی عمارت میں آنریری استانیوں کے ایثار سے چلایا گیا۔ مگر لجنہ اماء اللہ کی کوششوں اور جماعت کے تمام افراد اور احباب کی امداد سے آخر مستقل عمارت اور مستقل عملہ میسر آگیا ہے۔ اس وقت ۲۳۲ طالبات درج رجسٹر ہیں۔ اور لڑکیوں کے والدین مدرسہ کی تعلیم کو پسندیدگی سے دیکھنے لگے ہیں۔ مدرسہ کا مستقبل بفضلہ تعالےٰ شاندار معلوم ہوتا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مولانا نیر کو ایک ایڈریس دیا گیا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعت کی تعلیم کے ذمہ دار ارکان کی خدمت میں عورتوں کی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ کرنے اور جدید موزون نصاب تیار کرنے کی درخواست کی گئی۔

مولانا نیر نے اپنی ایک گھنٹہ کی تقریر میں علم کے فضائل عورتوں کے فرائض اور ان کی ذمہ واریوں کو تفصیلاً بیان کیا اور فرمایا۔ ہماری تعلیم مسلمانوں کی حفاظت اور اسلام کی تبلیغ کے لئے ہے۔ اور چونکہ حفاظت و اشاعت کی ضروریات دشمن کے دنیا بھر پر حملہ آور ہونے کی وجہ بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ اس لئے پہلی توجہ اس حملہ کے جواب کی طرف کی گئی ہے۔ چنانچہ جن ممالک سے مسیحی مشن آتے ہیں۔ ان کے مرکزوں میں دار التبلیغ قائم کر دئے گئے ہیں۔ اور ان پر بہت روپیہ اور وقت صرف ہو رہا ہے۔ باوجود ان مصروفیتوں کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایداللہ تعالیٰ عورتوں کی تعلیم کے مسئلہ کی طرف متوجہ ہیں۔ اور لیڈیز ٹریننگ اسکول حضرت کی توجہ سے جماعت کے بہترین اساتذہ کے زیر تعلیم آئندہ جدید نصاب تعلیم کی استانیاں تیار کر رہا ہے۔

اس تقریر کے بعد ایک صاحب نے پانچ منٹ کی اجازت لیکر سلسلہ عالیہ کی طرف سے لوگوں کو متنفر کرنے کی ناکام کوشش کرنی چاہی۔ مگر امیر جماعت سیالکوٹ سید عبدالسلام صاحب بی اے نے اپنی ولولہ انگیز مخلصانہ پرجوش تقریر میں معترض کو جواب دیکر حاضرین پر واضح کر دیا۔ کہ احمدی جماعت خود غرض نہیں۔ مسلمانوں کی بہی خواہ ہے۔ اور متمنی ہے۔ کہ مسلمان ایک نہیں۔ متعدد مدارس کھولیں اور وہ پسند کریں گے۔ کہ ان کی لڑکیاں محمد رسول اللہ کو گالیاں دینے والوں کے مدارس کی بجائے بہر حال ان مدرسوں کو ترجیح دیں۔ جن کے کارکن بانیء سلسلہ کے آقا محمد رسول اللہ سے محبت رکھنے کا دعوےٰ کرتے ہیں +

دعا کے بعد مدرسہ کا قفل حاجی نیر صاحب نے کھولا۔ اور چابی امیر جماعت کے سپرد کی۔ مدرسہ کا صحن۔ مدرسہ کے کمرے۔ زینت۔ صفائی۔ دستکاری۔ سامان تعلیم۔ اظہار احمدیت محبت اسلام کے شاہد بن رہے تھے۔ اور جس نے اس شان کو دیکھا۔ وہ بول اٹھا۔ جماعت احمدیہ اور خصوصاً بابو روشن دین صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت جنہوں نے اپنے تئیں اس کام کے لئے وقف کر رکھا ہے مستحق مبارکباد ہیں۔ اور دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ اس بیج کو ثمردار شجر بنائے۔ آمین۔

۲۰ر فروری کو مستورات کا اپنا جلسہ تھا جس میں کل شہر کے زنانہ مدارس کی استانیاں طالبات کی مائیں مدعو تھیں۔ مولوی نیر صاحب نے مستورات کو پر نصائح وعظ کیا اور صر روپیہ بچیوں کو مٹھائی کے لئے دئے +

الفضل اس تقریب پر امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ذریعہ جماعت کے کارکنوں کو ان کے حسن انتظام اور تعلیمی سرگرمیوں پر مبارکباد عرض کرتا ہے +

حصّہ وصیّت کی ادائگی

جن احباب نے اس سال کے اندر اندر اپنا حصہ وصیت ادا کرنے کا اقرار کیا ہوا ہے۔ وہ مہربانی فرما کر ان دو ماہ کے اندر اندر یعنی اخیر اپریل ۱۹۲۸ء تک وصیت کا روپیہ بقایا ہو۔ یا حصہ جائداد موجودہ وصیت کا ہو۔ داخل کرا دیں۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

(اشتہارات)

احباب کرام مندرجہ ذیل باتوں کو پوری توجہ اور غور سے پڑھیں

اے قوم کے دردمندو!

اگر آپ مسلمانوں کو باعزت و خوشحال دیکھنے کے متمنی ہیں۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ حضرت اقدس کے **لیکچر شملہ** کی مقدور بھر اشاعت کریں کیونکہ اس میں حضور انور نے وہ تمام گر بتلا دئیے ہیں جن پر عمل کر کے مسلمان یقینی طور پر ملک میں عزت و بزرگی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۳؍ مگر تقسیم کرنے والوں کو ایک روپیہ میں سات نسخے ملیں گے +

اپنی قوم کی غلط فہمیاں دور کرو

اور اس کا سہل علاج یہ ہے۔ کہ آپ لوگ چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کی مرتبہ کتاب **جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات** زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر سمجھدار مسلمانوں میں تقسیم کریں۔ تاکہ اسے پڑھ کر انہیں معلوم ہو۔ کہ جس قوم کو مولویوں کے بہکانے سے دشمن اسلام سمجھا جاتا ہے۔ اس نے اسلام کی کس قدر شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ کہ جس کا اقبال اشد ترین مخالفوں کو بھی کرنا پڑا ہے +

حجم ۸۴ صفحہ قیمت ۴؍ مگر تقسیم کرنے والوں کو ایک روپیہ میں تین نسخے ملینگے۔

قرآن پڑھنا آسان ہوگیا!

اس مژدہ جانفزا کی اگر آپ تصدیق کرنا چاہیں۔ تو اس کے لئے آپ کو **اسباق القرآن** حصہ سوم منگوا کر دیکھنا چاہیئے تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے۔ کہ اس کے مصنف نے اردو دانوں کو باترجمہ قرآن شریف پڑھنے کے لئے استاد کی ضرورت سے بے نیاز کر دیا ہے +

قیمت حصہ اول ۸؍ حصہ دوم ۱۲؍ حصہ سوم ۱۴؍

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

چونکہ یہ مقولہ ایک حقیقت ہے۔ اس لئے محبان مہدی علیہ السلام کو چاہیئے۔ کہ وہ **سیرت المہدی** حصہ دوم کو ضرور منگا کر پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ تاکہ انہیں اس میں ذکر کئے گئے حالات پڑھ کر وصل حبیب کا سا مزا آ جائے۔ کیونکہ اس میں جن واقعات کو قلمبند کیا گیا ہے۔ وہ آنکھوں دیکھی باتیں ہیں۔ جن میں غلطی یا مبالغہ کا کوئی دخل نہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اس کے پڑھنے سے پیارے مہدی کی پیاری زندگی کا پیارا نظارا آنکھوں کے سامنے آ کر دل میں سرور اور آنکھوں کو نور بخشتا ہے۔

حجم تقریباً دو سو صفحہ قیمت بلا جلد ۱۲؍ مجلد ۱؍ +

قوم کے نوجوانوں کیلئے بیش بہا تحفہ

جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے خاص نوجوانوں ہی کیلئے کئی ماہ کی مسلسل محنت شاقہ کے بعد **ہمارا خدا** کے نام سے تیار کیا ہے۔ جس میں سادہ اور نہایت ہی معقول دلائل سے ہستی باریتعالیٰ پر بحث کرتے ہوئے ان تمام وساوس کا ازالہ فرما دیا ہے۔ جو ان دنوں جھوٹے فلسفہ کے باعث اندر ہی اندر نوجوانوں کے دل مسموم کر رہے ہیں۔ امید ہے۔ کہ نوجوانان قوم اس بے حد مفید تصنیف کو اپنائینگے۔ اور اس کے دلائل کو ذہن نشین کر کے اپنے غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کو بھی اس سے مستفید کرینگے +

حجم تقریباً پونے دو سو صفحہ قیمت صرف ایک روپیہ مجلد ۱۴؍ +

چھ نئے ٹریکٹ ضرور پڑھئے!

جو آریوں کے اس دعوے کی تردید میں لکھے گئے ہیں۔ کہ وید الہٰی گیان ہے کیونکہ اس میں آریہ سماج ہی کی مسلمہ کتابوں کے حوالوں سے ثابت کر دیا ہے کہ وید خدا کا کلام نہیں۔ بلکہ رشیوں کی تصنیف ہیں۔ قیمت فی ٹریکٹ ۱؍ مگر تقسیم کرنے والوں کو ۱۲؍ فی سینکڑہ کے حساب سے ملیں گے +

دوسری قوموں کے عمل کو دیکھو

کس طرح وہ اپنی قومی۔ ملکی اور مذہبی یادگاروں کے محفوظ رکھنے کی دل و جان سے سعی کرتی ہیں۔ سب کا ذکر غیر ضروری ہوگا۔ آریہ سماج کی شتابدی کے جلسہ متھرا ہی کو دیکھ لو۔ آریوں نے کس طرح اس ایک واقعہ کی تفصیل دار روئداد قلمبند کر کے چھپوا دی۔ جسے ہر ایک سماجی نے خریدا۔ اور آنے والی نسلوں میں دھرم سیوا کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے بطور یادگار محفوظ بھی کر لیا +

کیا احمدی قوم آنے والی نسلوں کیلئے

اپنی ان بہترین مساعی اور قابل صد افتخار تبلیغی کارناموں کی یادگار محفوظ رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ جو مرکز تثلیث (لنڈن) میں خدائے وحید کا نام بلند کرنے کے لئے انجام دئے گئے۔ چونکہ احمدی قوم بھی ایک زندہ قوم ہے۔ اس لئے اس کے ہر ایک فرد کو **تواریخ مسجد فضل لنڈن** کی ایک ایک جلد خرید کر نہ صرف اپنے لئے بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی محفوظ کر لینی چاہیئے۔ جس میں کہ انگلستان وغیرہ میں تبلیغ اسلام کی بالتفصیل رپورٹ درج کی گئی ہے۔ یہی نہیں بلکہ سینکڑوں روپیہ خرچ کر کے ہر ایک ضروری عمارت اور قابل یادگار واقعہ کے فوٹو بھی جمع کئے گئے ہیں جن کو دیکھ کر یورپ میں احمدیوں کی گراں قدر تبلیغی خدمات کا نقشہ پوری طرح آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے +

حجم ۱۲۰ صفحہ تختی بڑی۔ سنہری جلد ۳۲۔ نہایت ہی نفیس ولایتی طرز کے فوٹو لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ دیدہ زیب۔ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت بلا جلد ۱۲؍ مجلد ۱۴؍ +

چند دوسری نئی کتابیں!

مشاہدات عرفانی ۲؍ حیات ناصر ۱؍ جان پدر ۱؍ سیرت مسیح موعود ہر سہ حصہ ۱؍ +

علاوہ ازیں سلسلہ احمدیہ کی تائید میں آج تک جس قدر بھی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ وہ آپ کے قومی **بک ڈپو** سے مل سکتی ہیں۔ ضرورت مند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں +

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہرین ہیں۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ہندوستان کی خبریں!

— دہلی ۔ ۲۷ر فروری ۔ آج اچھوتوں کی کانفرنس کا اجلاس دس مزید قراردادیں منظور کرنے کے بعد ختم ہوگیا۔ پہلی قرارداد میں ملک معظم کی حکومت پر زور دیا گیا تھا۔ کہ تمام صوبوں کی انتظامی کونسلوں میں طبقۂ ادنیٰ کو ایک ایک نشست عطا کی جائے۔ دوسری قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ تمام سرکاری دفاتر میں اچھوتوں کو مناسب نمائندگی دی جائے۔ تیسری قرارداد میں حکومت سے درخواست کی گئی ۔ کہ مزدوروں کے کمشنروں کے علاوہ اچھوتوں کے مفاد کے تحفظ کے لئے تمام صوبوں میں خاص افسر مقرر کئے جائیں۔ چوتھی قرارداد میں جناب وائسرائے سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ کونسل آف سٹیٹ میں طبقہ ادنیٰ کا ایک رکن مقرر کرے۔ آخری قرارداد میں حکومت ہند سے اس بری رسم کا خاتمہ کرنے کے لئے تدابیر اختیار کرنے کی استدعا کی گئی۔ جو صوبہ متحدہ پنجاب اور صوبہ متوسط میں پائی جاتی ہے۔ اور جس کے مطابق زمیندار طبقۂ ادنیٰ سے مزارعین کا کام لیتے ہیں۔ لیکن انہیں اس خدمت کا کوئی معاوضہ نہیں دیتے ؛

— لدھیانہ ۲۶ر فروری ۔ گذشتہ شب خان بہادر مولوی عبدالرحیم صدر بلدیہ لدھیانہ حرکت قلب دفعۃً بند ہو جانے کے باعث فوت ہوگئے ؛

جبل پور ۔ ۲۵ر فروری ۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا سالانہ اجلاس ایسٹر کی تعطیلوں میں منعقد ہوگا۔ تیاریاں شروع ہوگئی ہیں ؛

— نئی دہلی ۔ ۲۸ر فروری ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ [illegible] کیفیت شملہ کے بجائے پونہ سے شائع ہوا کرے گی۔ یہ تبدیلی اپریل سے عمل میں آئے گی ؛

— لکھنؤ ۔ ۲۸ر فروری ۔ ممالک متحدہ آگرہ واودھ کی لیجسلیٹو کونسل میں دیسی عیسائیوں کی نمائندگی کے لئے حکومت کی طرف سے مسٹر ای احمد شاہ نامزد شدہ رکن ہیں۔ آپ عنقریب ولایت جانے والے ہیں۔ اس لئے آپ نے کونسل کی رکنیت سے استعفا دیدیا ہے۔ گورنر صاحب نے ان کا استعفا منظور کرتے ہوئے ان کی جگہ ان کی اہلیہ مسز احمد شاہ کو نامزد کیا ہے۔ مسز احمد شاہ یوپی میں پہلی اور ہندوستان میں دوسری خاتون ہیں جنہیں کونسل کی رکنیت کا شرف حاصل ہوا ہے۔

باری سال ۔ ۲۰ر فروری ۔ ستواکھلی کے ہندوؤں نے مسجد کے سامنے باجہ بجانے کی ستیہ گرہ سرنو شروع کر دی ہے۔ مسٹر ستندر وناتھ سین بابو جوگیش چندر راؤ اور دوسرے رہنما رضاکار بھرتی کر رہے ہیں ؛

— سردار بہادر مہتاب سنگھ اور گیانی شیر سنگھ نے کانگریس کے صدر ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری کو ایک مکتوب کے ذریعے مطلع کیا ہے۔ کہ آل پارٹیز کانفرنس نے سات ارکان کی جو مجلس ماتحت مقرر کی تھی۔ اس میں سنٹرل سکھ لیگ کی طرف سے ہمارا انتخاب عمل میں آیا تھا۔ اب ہمیں اخبارات میں یہ پڑھ کر افسوس ہوا کہ اسمبلی صوبجاتی کونسلوں میں ملی تناسب آبادی نشستوں کی تقسیم کی قرارداد آل پارٹیز کانفرنس نے منظور کردی ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی افسوس ہے کہ مدارج کانسٹیٹیوشن مرتب کرنے کے لئے جو مجلس مقرر ہوئی ہے۔ اس کی ہیئت ترکیبی میں کسی سکھ کو شامل نہیں کیا گیا۔ ہم یہ اعلان کردینا چاہتے ہیں۔ کہ حقوق نمائندگی کے متعلق آپ نے جو فیصلہ کیا ہے ہم اسے منظور کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں ؛

— بنگلور ۲۳ر فروری ۔ میسور کی حکومت نے ذیل کا اعلان شائع کیا ہے۔ وہ لوگ جو پہلے مسلمان نہ تھے۔ لیکن اب اسلام لائے ہیں۔ نیز وہ یورپین اور دیگر اقوام کے لوگ جو خاندانی مسلمان نہیں۔ بلکہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور جو کہ مدینہ اور اس کی نواح کی زیارت کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں لازم ہے کہ وہ حکومت کی اجازت کے لئے درخواست پیش کریں۔ ان کی درخواست پر غور کیا جائیگا۔ اور انہیں اپنے مسلم عقائد کو ثابت کرنا پڑیگا ؛

— نئی دہلی ۔ ۲۷ر فروری ۔ مجلس مملکت نے بغیر تقسیم آراء کے مسٹر چاری کی اس تجویز کو مسترد کردیا جس میں ہندوستان میں ریلوے انجینئرنگ کے ایک اعلیٰ کالج کے قیام کی ضرورت جتلائی گئی تھی ؛

— دہلی ۔ ۲۷ر فروری ۔ اسمبلی کا اجلاس کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہوگیا۔ صرف پندرہ ممبر حاضر تھے ؛

— الہ آباد ۔ ۲۷ر فروری ۔ انٹرمیڈیٹ و ہائی سکول ایجوکیشن بورڈ صوبجات متحدہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۹۳۱ء سے کوئی لڑکا جو شادی شدہ ہوگا۔ ہائی سکولوں کے امتحان میں بیٹھ نہیں سکیگا۔ جو طلباء ۱۹۳۱ء سے پہلے کے شادی شدہ ہیں۔ وہ مندرجہ بالا شرط کی زد میں نہیں آسکتے۔ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم سے اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سفارش کر دی گئی ہے ؛

— نئی دہلی ۔ ۲۹ر فروری ۔ ہندوستان ٹائمز کے سابق رپورٹر چمن لال کے خلاف آج مقدمہ کی سماعت اس الزام میں شروع ہوئی۔ کہ اس کے ہاتھ سے اٹیچی کیس سر باسل بلیکیٹ فنانس ممبر کے سر پر گر پڑا تھا۔ مسٹر اینڈرسن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ملزم کے خلاف زیر دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند فرد جرم لگادی۔ چمن لال نے اپنے آپ کو بے قصور ظاہر کیا۔ اور اسے دو ہزار روپیہ کی ضمانت پر چھوڑ دیا گیا ؛

— میرٹھ ۔ ۲۸ر فروری ۔ مسٹر ہنسیٹی سیشن جج میرٹھ نے شاہ جہاں پور کے ان ۲۲ ہندوؤں کا اپیل منظور کرلیا جن کو گڑھ مکتیشر کے بلوہ کے مقدمات میں سزا ہوئی تھی۔ ملزموں کو چھ چھ مہینہ کی سخت قید کی سزا دی گئی تھی۔

— مدراس ۔ ۲۹ر فروری ۔ سرجان سائمن نے آج دوپہر کے وقت عدالت عالیہ کا معائنہ کیا۔ اس وقت انکم ٹیکس کا ایک مقدمہ فل بنچ کے زیر سماعت تھا۔ بنچ نے آپ کو ایک مخصوص نشست پیش کی۔ اس کے بعد رجسٹرار صاحب نے آپ کو عدالت عالیہ کے مختلف اداروں کی سیر کرائی ؛

— دہلی ۔ ۲۸ر فروری ۔ ہندوستان کے والیان ریاست کی جو کانفرنس بمقام دہلی منعقد ہوئی ہے۔ اس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ ہر ایک والئے ریاست اپنے ممالک محروسہ کی آمدنی میں سے پانچ یا دس فیصدی سے زیادہ رقم اپنے ذاتی اخراجات کے لئے حاصل نہ کیا کرے۔

— دہلی ۔ ۲۸ر فروری ۔ آج سائے صاحب روپ نرائن کی عدالت میں سید محمد صادق عرف بھائی سانولیا کے قتل کے الزام میں ایک لڑکے مسمی ظہیر کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ مسٹر سورج نرائن استغاثہ کی طرف سے اور بابو بشن نرائن ملزم کی طرف سے پیروکار تھے ۔ بابو بشمبر دیال وکیل خواجہ حسن نظامی صاحب کی نمائندگی کر رہے تھے۔ مقدمہ کی آئندہ سماعت ۱۲ر مارچ کو ہوگی ؛

غیر ممالک کی خبریں!

— وائنا ۔ ۲۵ر فروری ۔ اس افواہ کی تصدیق ہوگئی ہے۔ کہ سائنور مسولینی نے اطالوی سفیر مقیم وائنا کو واپس بلا لیا ہے کیونکہ آسٹریا کے وزیر اعظم ڈاکٹر سیپل نے جنوبی ٹائیرول میں آسٹروی اقلیت پر اطالوی جبر و تشدد کے خلاف ایک سخت اشتعال انگیز تقریر کی تھی۔ آج اطالوی سفیر نے آسٹروی وزیر اعظم کے پاس جاکر یہ اطلاع دی کہ میں حکومت اطالیہ کی برقی ہدایات کے مطابق روما جا رہا ہوں۔ تاکہ اپنی رپورٹ پیش کروں ؛

— لنڈن ۲۴ر فروری ۔ یورپ میں براہ راست بحری پیامات کے سلسلوں سے جنوا کا عنقریب سلسلہ ملا دیا جائیگا۔ اس طرح سے لنڈن تمام دنیا کی خبروں کا مرکز ہو جائیگا ؛

— پیکن ۔ ۲۰ر فروری ۔ چین کے دریائے زرد میں زبردست طغیانی آگئی ہے۔ جس سے پانی کناروں سے باہر جا پہنچا۔ اس کے کنارے پر جو گاؤں تھے ۔ ان میں سے ۸۰ بہہ گئے۔ اس طغیانی نے بیس ہزار چینیوں کو بے خانماں کر دیا ہے ؛

— ۳ر فروری سے قسطنطنیہ اور قاہرہ کے درمیان اکسپریس لائن کے ذریعہ مسافروں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ جدید لائن قسطنطنیہ کو طرابلس شام سے ملاتی ہے۔ جہاں سے مسافر موٹروں کے ذریعہ حیفہ اور وہاں سے بذریعہ ریل قاہرہ پہنچائے جاتے ہیں ؛

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر الفضل کے لئے قادیان سے شائع کیا)

68

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ کے فرمودہ درس قرآن شریف سے نوٹ

لوط علیہ السلام جب عذاب کے آنے کی وجہ سے اس جگہ کو چھوڑنے لگے۔ تو انکو حکم ہوا تھا۔ کہ پیچھے پھر کر نہ دیکھنا۔ بائبل میں لکھا ہے۔ کہ ان کی بیوی نے پیچھے دیکھ لیا۔ اس لئے وہ نمک کا کھمبا بن گئی۔ مگر میں نے ایک کتاب میں دیکھا ہے۔ کہ حضرت لوطؑ کی بیوی کا تعلق اپنے بھائیوں سے زیادہ تھا۔ اور وہ عذاب کی خبر سُنکر باوجود ممانعت کے ان کے پاس اطلاع دینے گئی۔ اور آخر عذاب میں مبتلا ہو گئی ؛

اس ترتیب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نوح علیہ السلام کی بیوی کی نسبت حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی نرم دل تھی۔ اس کا قصور اسی قدر بیان فرمایا ہے۔ کہ کانت من الغابرین ؛

ان دونوں مثالوں سے یہ مُراد ہے۔ کہ کافر باوجود نیک ذرائع ہونے کے پھر بھی ان سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ اور ہمارے نبی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قدر نہیں کرتے۔ چونکہ نیک ذرائع ہوتے ہوئے نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویوں نے اپنی اصلاح نہ کی۔ اس لئے وہ اپنے خاوندوں کے نبی ہونے کے باوجود بھی عذاب سے نہ بچ سکیں ؛

کفار کو بتایا ہے۔ کہ حضرت نوح اور لوط علیہما السلام کی صحبت سے جب ان کی بیویوں نے پورا فائدہ نہ اُٹھایا۔ تو خدا تعالےٰ کے عذاب سے بچ نہ سکیں۔ بلکہ خدا کے حضور مجرم قرار پائیں۔ اب اگر تم ہمارے نبی کی موجودگی میں پھر قرآن کریم کی موجودگی میں شرارت کرو گے۔ تو تم کو بھی ان کی موجودگی کچھ فائدہ نہ دیگی۔ جب تک تم ان کے احکام پر عمل نہ کرو گے۔ اگر اپنی اصلاح نہ کرو گے۔ تو تم بھی تباہ و برباد ہو جاؤ گے ؛

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۧ

نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویوں کی مثال کافروں کی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ مومنوں کی مثال بیان فرماتا ہے کہ فرعون اگرچہ شریر تھا لیکن پھر بھی اس کی بیوی دُعا کرتی رہتی تھی۔ کہ اے میرے ربّ میرے لئے جنت میں گھر بنا۔ اور فرعون اور اس کے کاموں سے بچا اور ان شریر لوگوں سے بچا جو کہ فرعون کی قوم ہیں۔ یہ اگرچہ فرعون سے سخت بیزار تھی۔ اور اس سے رہائی کے لئے دعائیں کرتی تھی۔ لیکن پھر بھی اس کا تعلق فرعون سے تھا۔ اس لئے اس کا یہ ایمان ادنےٰ درجہ کا تھا۔ کیونکہ باوجود فرعون کو بُرا سمجھنے کے اس نے قطع تعلق نہ کیا لیکن مریم جو عمران کی بیٹی تھی۔ اس نے اپنے سوراخوں کو محفوظ رکھا۔ اس لئے ہم نے اس کی طرف اپنا کلام بھیجا۔ کیونکہ وہ اپنے ربّ کی فرمانبردار تھی۔ جو کچھ ہم نے اس کو کہا۔ اس کی اس نے تصدیق کی۔ اور کیوں تصدیق نہ کرتی۔ جبکہ وہ فرمانبرداری کرنے والوں میں سے تھی ؛

فروج :۔ سُوراخ کو کہتے ہیں۔ یعنی مریم نہ زانیہ تھی۔ نہ جھوٹ بولتی تھی۔ نہ غیبت سُنتی تھی۔ نہ بُری طرف نگاہ کرتی تھی۔ ان دو عورتوں کو مومنوں کی دو قسموں سے مشابہت دیکر یہ جتلایا ہے۔ کہ ایک تو وہ مومن ہوتے ہیں۔ جو دل سے نیک ہوتے ہیں۔ اور خدا کی رضا بھی چاہتے ہیں۔ لیکن جس طرح فرعون کی بیوی ایک کافر کے ماتحت تھی۔ اسی طرح کبھی نفس امارہ سے دب بھی جاتے ہیں۔ گو اس سے بچنے کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ اور اس درجہ سے جو مومن ترقی کرتے ہیں۔ ان کی مشابہت حضرت مریم سے ہوتی ہے۔ یعنی وہ بھی گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے تمام سوراخوں کی حفاظت کرتے ہیں ؛

سُورۃ الملک رکوع اوّل

(۱۷ نومبر ۱۹۲۷ء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَیں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنیوالا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ؛

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ

بہت برکتوں والا ہے۔ وہ خدا جس کے قبضہ میں ملک ہے۔ اور وہ ہر بات پر قادر ہے ؛

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ

اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔ لِیَبْلُوَکُمْ تاکہ ظاہر کرے یا امتحان کرے۔ کہ تم میں سے کس کے اعمال زیادہ اچھے ہیں۔ اور وہ غالب ہے اور معاف کرنیوالا ہے ؛

یہ سورۃ جس کا نام ملک ہے۔ ایک اہم مسئلہ پر روشنی ڈالتی ہے۔ اس سُورۃ میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں اہم اصول بیان کئے گئے ہیں۔ جن کے سمجھنے سے صفات باری کے متعلق غلط فہمیوں سے انسان محفوظ ہو سکتا ہے۔ اور کئی علوم حاصل ہو جاتے ہیں ؛

اللہ تعالےٰ کو ماننے والے مُنہ سے تو یہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے۔ لیکن جب اس کی بادشاہت اور غلبہ اور قدرت کی تفاصیل کو دیکھتے ہیں۔ تو بیسیوں قسم کے شکوک اور شبہات میں مُبتلا ہو جاتے ہیں۔ کہیں انہیں خدا کی صفت رحمانیت کے خلاف نظر آتا ہے۔ کہیں اس کی رحیمیت کے خلاف نظر آتا ہے۔ بعض لوگ تو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ عزّت پا رہے ہیں۔ رُتبوں پر پہنچ رہے ہیں۔ انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا

اس کے خلاف بعض ایسے لوگ نظر آتے ہیں۔ جو بیماریوں میں مُبتلا ہیں۔ طرح طرح کے مصائب و مشکلات میں گرفتار ہیں۔ قسم قسم کی تکالیف ان پر آرہی ہوتی ہیں۔ وہ دعائیں کرتے ہیں۔ مگر قبول نہیں ہوتیں۔ یہ حالت دیکھ کر وہ حیران رہ جاتے ہیں۔ کہ کیا یہی خدا ہے جو عزیز اور حکیم ہے ✤

اسی طرح کہیں موت آتی ہے تو وہ گھروں کے گھر خاندانوں کے خاندان ویران کرتی چلی جاتی ہے۔ یتیم بچے رہ جاتے ہیں۔ عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں۔ جب ان مقامات پر انسان تباہی دیکھتا ہے۔ جہاں اس کے احساسات تباہی پسند نہیں کرتے۔ اور وہاں دولت و عزت دیکھتا ہے۔ جہاں نہیں چاہتا۔ کہ دولت و عزت ہو۔ تو بہت بڑی حیرت اور پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس وقت اگر اس سورۃ کو پڑھے۔ اور اس پر غور کرے۔ تو اس کی غلط فہمی دور ہو سکتی ہے ✤

اس سورۃ پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ کس طرح خدا کی صفات ایک دائرہ کی طرح کام کرتی ہیں۔ کس طرح اس کی صفات دوسری صفات میں داخل ہوتی ہیں۔ کس طرح اس کی ایک صفت دوسری صفت کی تائید کرتی ہے اور پھر کس طرح یہ سب صفات ایک حکمت کے ماتحت چل رہی ہیں ✤

فرمایا:۔ وہ بادشاہ تو ہے۔ مگر اس کی بادشاہت اس قسم کی نہیں جس قسم کی تم چاہتے ہو۔ تمہاری نظر تو ایک گوشہ پر پڑتی ہے۔ تم یہ کبھی نہیں سوچتے۔ اگر بیماری اور موت نہ آتی۔ تو دنیا میں کیا ہوتا۔ تم ساری دُنیا پر نظر نہیں ڈالتے۔ تمہاری نظر محدود ہے۔ تم ایک جہت پر نظر رکھتے ہو۔ مگر خدا کی نظر وسیع ہے۔ وہ ایک جہت سے کام نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ساری جہتوں کو مدّنظر رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ مبارک خدا ہے۔ تمام خوبیوں کا جامع ہے۔ ہو سکتا ہے۔ ایک انسان ایک شخص پر رحم کرے۔ لیکن اس پر رحم کرنے کا نتیجہ کئی ایک کا قتل ہو۔ جس قدر غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ کہ خدا کو تم مبارک نہیں سمجھتے۔ تم ایک وقت میں ایک چیز کے دونوں پہلو نہیں دیکھتے۔ مثلاً ایک قاتل کو قتل ہوتے ہوئے تم دیکھتے ہو۔ تو تم اس کے قتل کو ظلم سمجھتے ہو۔ اور اس کے بیوی بچوں پر تمہیں رحم آتا ہے۔ حالانکہ اس کا قتل ہونا ہی ضروری ہوتا ہے۔ دراصل اللہ تعالےٰ کے تمام کمالات کو دیکھنا چاہیئے۔ اللہ چونکہ مبارک ہے۔ اس لئے اپنے قانون کو چلاتے وقت وہ ساری باتوں کو مدّنظر رکھتا ہے ✤

بسا اوقات تم ایک شخص کو دیکھتے ہو۔ کہ اسپر رحم نہیں ہوتا۔ وہ مظلوم ہوتا ہے مگر تم نہیں سمجھتے۔ کہ اس کے مظلوم ہونے میں ہی کئی ایک پر رحم ہو رہا ہوتا ہے۔ مثلاً ایک نبی آتا ہے۔ اس پر طرح طرح کے لوگ ظلم کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں مظلوم ہوتا ہے مگر اس کا مظلوم ہونا ہی کئی لوگوں کے لئے بہتری کا موجب ہوتا ہے۔ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مظلوم نہ ہوتے۔ تو کئی ایک صحابہ کو ایمان لانے کی کہاں توفیق ملتی۔ پھر اللہ تعالےٰ کا واسطہ بندہ سے اسی دنیا تک محدود نہیں۔ اگلے جہاں میں بھی اس سے اس کا واسطہ ہے۔ وہاں اسکو اجر دے سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ ایک نبی یا ولی کو مظلوم دیکھتا ہے۔ مگر اسے اس حالت سے نہیں نکالتا۔ لیکن دوسری دنیا میں اس پر اعلیٰ سے اعلیٰ انعام کر دیتا ہے ✤

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

تم کہتے ہو۔ ہائے موت نے ویرانی ڈالدی مگر قرآن کریم بتاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ بہت برکتوں والا ہے۔ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔ موت کو اس لئے مقدم رکھا۔ کہ موت کی برکات زیادہ ہیں۔ پیدائش سے عارضی زندگی شروع ہوتی ہے۔ لیکن موت سے مستقل زندگی شروع ہوتی ہے۔ پھر موت بڑی ترقیات کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح مصائب و تکالیف بھی ترقی کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ مصائب و تکالیف کے ذریعہ انسان کی آزمائش ہوتی ہے۔ اگر آرام ہی آرام ہوتا۔ تو ایمان کی ترقی اور دنیاوی ترقی کا ذریعہ کونسا ہوتا۔ آج ایک ڈاکٹر بنتا ہے۔ وہ بیس سال تک ایک تجربہ کرتا ہے۔ اس تجربہ میں ساری دولت لٹا دیتا ہے۔ اگر پہلے ہی بغیر محنت کے اُسے مقصد حاصل ہو جاتا۔ تو پھر اس کی کیا قدر ہوتی۔ اور وہ انعام کا کیسے مستحق ہوتا ✤

وھو العزیز :۔ کوئی کہے۔ انسان کمزوریوں کی وجہ سے کس طرح ترقی کر سکتا ہے فرمایا۔ اللہ غالب ہے۔ کوئی شخص ہمت کرے۔ اور قدم اُٹھائے۔ تو وہ اسکی مدد کرتا ہے۔

الغفور :۔ کوئی کہدے۔ اگر کمزوری کی وجہ سے گناہ ہو گیا ہو۔ تو پھر تو مارے گئے فرمایا۔ ہم غفور ہیں۔ ہم معاف بھی کر سکتے ہیں ✤

الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط — خدا وہ ہے۔ جس نے سات بلندیوں کو ایک دوسرے کے مطابق پیدا کیا ✤

مَا تَرٰى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط — تم رحمان خدا کی پیدائش میں کوئی تناقص اور تبائن نہیں دیکھو گے۔

فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ — پس تم اپنی نظر کو لوٹاؤ۔ کیا کوئی نقص دیکھتے ہو۔ جتنی ترقیات ہیں۔ وہ اختلافات کی وجہ سے ہیں۔ مثلاً اگر لوہے میں سختی نہ ہوتی۔ تو تلوار اور توپ کس طرح بنتی۔ مگر باوجود خصائص اور شکلوں کے اختلاف کے پھر تمام چیزیں ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں۔ اور ایک دوسرے کے مطابق ہیں ✤

کوئی مردہ دیکھتے ہو۔ کوئی زندہ۔ کوئی مالدار اور کوئی غریب۔ یہ سب مل کر ایک کامل قانون ثابت کر رہے ہیں ✤

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ — پھر تم اپنی نظر کو دوبارہ لوٹاؤ تو تمہاری نظر تھکی ہوئی واپس آئے گی ✤

فرمایا:۔ تو اگر خدا کے وسیع قانون کی طرف نظر ڈالے۔ تو تجھے معلوم ہو جائے گا۔ کہ تیری نظر بہت محدود اور درماندہ ہے۔ وہ تمام قوانین کا احاطہ نہیں کر سکتی ✤

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ — اور ہم نے قریب کے آسمان کو ستاروں کے ساتھ زینت دی۔ اس میں ستارے ہیں۔ جو چمکتے ہیں۔ سورج اور چاند مصابیح ہیں ✤ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ۔ اور ہم نے انکو شریروں کے دھتکارنے کا ذریعہ بنایا ✤

دن کے وقت اور چاندنی راتوں میں قاتل اور ڈاکو قتل اور ڈاکہ وغیرہ سے بچے رہتے ہیں۔ گویا سورج اور چاند سرکشوں اور شریروں کو دھتکارتے ہیں ✤ پس سورج اور چاند ان شریروں پر پتھراؤ کرتے ہیں۔ دن کے وقت سورج اپنی کرنوں سے

پتھراؤ کرتا ہے۔ اور رات کو چاند کی شعاعیں پتھراؤ کرتی ہیں ؛

انبیاء کے زمانہ میں خاص طور پر ستارے ٹوٹتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ ستاروں کے ٹوٹنے کو ان سے کیا مناسبت ہے۔ ہاں ایک بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ علم نجوم پر ستاروں کے گرنے کا اثر پڑتا ہے۔ جس سے نجومیوں کی پیشگوئیاں جھوٹی نکلتی ہیں ؛

وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝ چونکہ چوروں کا دل چوری کے لئے للچاتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے عذاب سعیر بن گیا ؛

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اور وہ لوگ جو اپنے رب کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے لئے دوزخ کا عذاب مقرر ہے اور وہ ٹھیرنے کی بُری جگہ ہے

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ۝

جب وہ لوگ اس جہنم میں ڈالے جائینگے۔ تو جہنم ہنڈیا کی طرح جوش مارے گی ؛

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَآ اُلْقِىَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝

قریب ہے۔ کہ وہ غصے کی وجہ سے پھٹ جائے جب کبھی اس میں کوئی جماعت ڈالی جائے گی۔ تو اس سے اس کے محافظ پوچھینگے

کیا تمہارے پاس کوئی نذیر نہیں آیا تھا ؛

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَىْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝

وہ کہیں گے ہاں ہمارے پاس نذیر تو آئے۔ لیکن ہم نے ان کی تکذیب کی اور کہا۔ کہ خدا نے کوئی بات نہیں نازل کی۔ تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو ؛

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِىْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝

اور کہیں گے۔ کہ اگر ہم ان کی بات سنتے یا عقل رکھتے۔ تو ہم جہنمیوں میں سے نہ ہوتے ؛

دُنیا میں تو کہتے ہیں ہم سے زیادہ کون سُننے والا ہے۔ اور ہم سے زیادہ کون عقلمند ہے۔ لیکن وہاں کہیں گے۔ ہم اگر سنتے اور عقل رکھتے۔ تو آج اس عذاب میں نہ پڑتے ؛

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝

پس وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرینگے۔ اور دُوری ہے ان لوگوں کے لئے جو آگ میں ڈالے گئے ؛

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

یقیناً وہ لوگ جو اپنے رب سے غیب میں خشیت رکھتے ہیں۔ ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے ؛

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

اور تم اپنی بات کو پوشیدہ یا ظاہر کرو۔ وہ دل کے مخفی خیالات کو جانتا ہے ؛

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ ع

سنو۔ وہ جو کچھ پیدا کرتا ہے اس کے متعلق علم رکھتا ہے اور وہ لطیف اور خبیر ہے

سورۃ الملک رکوع دوم

(۳۰ نومبر ۱۹۲۷ء)

هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا

وہ خدا ہی ہے۔ جس نے زمین تمہارے لئے ایسا بنایا ہے کہ تم اس سے کام لے سکتے ہو ؛

ذلول کے معنی ہیں۔ وہ جو مرضی کے مطابق کام کرے۔ ارض ذلول یہ ہے۔ کہ اس پر آسانی سے ہل چلایا جاسکے۔ گڑھے کھودے جاسکیں۔ مکان بنائے جاسکیں ؛

تو فرمایا:۔ زمین کو ہم نے ایسا بنایا ہے۔ کہ تم اس سے کام لے سکتے ہو۔ اس سے مختلف چیزیں اُگا سکتے ہو۔ مکان بنا سکتے ہو۔ ہم نے اسے اس قابل بنایا ہے۔ کہ کام کرتے وقت تاثیر ڈالتے ہو۔ اسے قبول کرلیتی ہے۔ یا یہ کہ تمہاری حکومت کو مانتی ہے ؛

فَامْشُوْا فِىْ مَنَاكِبِهَا

پس تم اس کے مناکب پر چلو ؛

منکب کے معنے۔ رستہ۔ جانب۔ بلند زمین کے ہیں۔ فرمایا۔ تم اس کے کناروں پر چلو۔ یعنی تمام دنیا میں پھیلو۔ دور دراز ممالک میں جانے اور فائدہ اُٹھانے کی تحریک کی ہے۔ کہ دنیا میں نکلو۔ اور فوائد حاصل کرو۔ یا یہ کہ پہلے جو فرمایا۔ زمین کو کار آمد بنایا ہے۔ اب بتایا۔ کہ اس کے مقررہ رستوں پر چلو۔ سب کو برباد نہ کرو۔ جیسے کھیت بویا ہو۔ تو اس میں سے نہ چلو۔ جو راستہ ہو۔ اس پر چلو۔ تاکہ کھیت خراب نہ ہو ؛

پھر منکب کے معنے اونچی زمین کے ہیں۔ اس لئے فرمایا۔ اُونچی گھاٹیوں پر چلو۔ یعنی بلند پرواز رکھو۔ زمین سے فائدہ اُٹھا کر اپنے مقام بلند کرتے جاؤ۔ یا یہ کہ اس کے پہاڑوں سے بھی فائدہ اٹھاؤ ؛

وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ

اور اس کے رزق سے فائدہ حاصل کرو ؛

مناکبها کے بعد وکلوا فرمایا ہے۔ اس سے مُراد یہ نہیں۔ کہ زمین سے پیدا ہونے والی ترکاریاں کھاؤ۔ بلکہ یہ کہ اس کے خزائن سے فائدہ اُٹھاؤ۔ بعض کانیں خاص جگہوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے بتایا۔ ساری دنیا میں پھیلنا چاہیئے۔ تب پورے فوائد حاصل ہو سکیں گے ؛

روحانی نتیجہ اس سے یہ نکلا۔ کہ تبلیغ کسی ایک ملک میں محدود نہیں کرنی چاہیئے [illegible] ہر جگہ پھیلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کوئی کہیں قبول کرے [illegible] نہیں [illegible] ترقی ہوتی ہے۔ دیکھو ہمارا [illegible] کی قلیل [illegible] ہے۔ سکھوں سے بھی کم۔ مگر سکھوں کو دنیا میں [illegible] رعب حاصل نہیں۔ جو ہماری جماعت کو حاصل ہے سکھوں کو سوائے برٹش ایمپائر کے جہاں وہ فوجوں میں ملازم ہوتے ہیں۔ اور جگہ ہمارے مقابلہ میں کچھ بھی وقعت حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ خدا کے فضل سے ہم ہر جگہ پھیل گئے۔ اور پھیل رہے ہیں۔ لیکن سکھ پنجاب میں ہی ہیں۔ تو فرمایا ہر جگہ پھیل جاؤ تب ترقی ہوگی ؂

وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ — اور خدا ہی کی طرف جانا ہے ؂

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمُ الْاَرْضَ — کیا تم نڈر اور بے خوف ہو گئے اس ہستی سے جو آسمان میں ہے۔ اس سے کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے۔ یعنی دنیا میں ذلیل کر دے ؂

فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ — پس وہ اچانک ہلنے لگے۔ چکر کھانے لگ جائے۔ یہاں اگر ظاہری دھنسانا مراد لیا جائے۔ تو یہ معنی ہونگے۔ کہ زلزلے آئیں اور حکومتیں تباہ ہو جائیں۔ اور اگر اس کے معنی ذلیل کرنے کے لئے جائیں۔ تو یہ معنے ہوں گے۔ کہ زمین ہلنے لگ جائے یعنی قابو سے باہر ہو جائے۔ کیونکہ جو چیز زور سے چکر کھا رہی ہو۔ وہ پکڑی نہیں جا سکتی۔ تو فرمایا۔ وہی زمین جس سے تم نفع حاصل کرتے ہو۔ وہ تمہارے ہاتھ سے نکل جائے تو تمہاری حکومتیں جاتی رہیں ؂

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا ط فَسَتَعْلَمُوْنَ کَیْفَ نَذِیْرِ — کیا تم اس سے نڈر ہو گئے۔ جو آسمانوں میں ہے۔ کہ وہ آندھی تم پر بھیج دے جو پتھروں کو اڑاتی چلی جائے جب وہ ایسا کرے گا۔ تو تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ میرے رسول کیسے ہوتے ہیں۔ یا میرا ڈرانا کیسا ہوتا ہے ؂

فرمایا:۔ یا تو تم پر تباہی آجائے یا تمہاری دنیوی نعمتیں چھٹ جائیں۔ تاجر ہو تجارت تباہ ہو جائے۔ زمیندار ہو۔ آندھیاں آئیں۔ فصل ماری جائے۔ پھر کیا کرو ؂

وَلَقَدْ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ — اور ضرور اس سے پہلے بھی لوگوں نے جھٹلایا۔ پس میرا عذاب ان کے لئے کیسا ثابت ہوا۔ یا میرے انکار کا کیا نتیجہ نکلا ؂

اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ — کیا انھوں نے پرندوں کی طرف نہیں دیکھا۔ جو اوپر اڑتے ہیں ؂ صفت طائر کے معنی یہ ہیں کہ جانور نے پر پھیلا دئے۔ اور ہوا میں ٹھیر گیا۔ جب کوئی پرندہ حملہ کی تیاری کرتا ہے۔ تو اس طرح کرتا ہے تاکہ نشانہ باندھ سکے ؂

فرمایا:۔ کیا یہ دیکھتے نہیں [illegible] پرندے حملہ کرنے لگتے ہیں۔ تو پروں کو پھیلا لیتے ہیں [illegible] اور پھر یک دم پر سکیڑ کر جا پڑتے ہیں ؂

یہ پرندہ کے حملہ کرنے کا نظارہ بیان کیا ہے۔ میں نے دریا کے شکار میں دیکھا ہے کہ دریائی پرندے اڑتے اڑتے یک دم پر پھیلا کر ٹھہر جاتے ہیں۔ اور وہ ایسے ساکن ہو جاتے ہیں۔ کہ اس حالت میں کئی بار میں نے نشانہ باندھ کر شکار کیا ہے۔ یہاں پرندہ کی اسی حالت کا نظارہ کھینچا ہے ؂

مَا یُمْسِکُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ط — رحمٰن نے ہی ان کو روکا ہوا ہے ؂ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم تم کو ماردیں۔ اور جانور کھا جائیں۔ یہ نہیں کہ جانوروں کو روکا ہوا ہے ورنہ وہ زندہ انسانوں کو ہی کھا جائیں ؂

اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیْءٍۢ بَصِیْرٌ — وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے ؂

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّکُمْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ط اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ج — وہ کون ہے۔ جو مددگار بنا ہوا ہے۔ کہ خدا کے سوا مدد کریگا بات یہ ہے۔ کافر دھوکہ میں پڑے ہوئے ہوتے ہیں ؂

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُکُمْ اِنْ اَمْسَکَ رِزْقَهٗ ج بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ — یا کون ہے وہ ہستی کہ جو تمہیں رزق دے۔ اگر خدا روک دے اپنا رزق۔ انھوں نے سرکشی کی اور نفرت کی ؂

فرمایا:۔ دنیا میں انسان کے لئے رزق ہوتا ہے یا مدد۔ کیا کوئی ہے۔ جو خدا کے سوا رزق یا مدد دے سکے۔ جب خدا کی نصرت رک جاتی ہے۔ تو بڑے بڑے دوست کچھ مدد نہیں کر سکتے۔ اور جب خدا کی طرف سے نصرت آتی ہے تو آپ ہی آپ دوست بنتے جاتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں سے فائدہ پہنچتا ہے۔ جن سے امید نہیں ہوتی۔ مگر جب خدا کی نصرت ہٹ جاتی ہے تو ایسے لوگوں سے غداری کا سلوک ہوتا ہے۔ جن سے وفاداری کی توقع ہوتی ہے

لجّوا:۔ لج کسی کام میں باوجود روکاوٹوں کے داخل ہو جانے کو کہتے ہیں فرمایا۔ سرکشی میں بڑھ گئے۔ مگر یہ نہیں۔ کہ خدا نے اس سے رکنے کے سامان نہ پیدا کئے تھے۔ باوجود رکنے کے سامانوں کے انہوں نے سرکشی کی۔ پھر نفور رہیں خواہ مخواہ بھاگتے ہیں ؂

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ — اور کیا جو شخص اوندھا ہو کر چلتا ہے۔ اپنے منہ کے بل۔ زیادہ ہدایت والا ہے یا وہ جو سیدھا چلتا ہے۔ سیدھے راستہ پر۔ اوندھے چلنے کی کافر اور منافق کی مثال دی۔ اور سیدھا چلنے والے کی مومن کی۔ منافق دنیا کی طرف ہی جھکتا اور زمین کی طرف دیکھتا ہے۔ اوپر نہیں دیکھتا۔ یعنی خدا کی طرف اس کی نظر نہیں ہوتی ؂